Monthly Parliamentary Magazine

AIWAN-E-AAM

April 2016

ایوانِ عام

ماہانہ پارلیمانی میگزین

مضبوط پارلیمان ۔ مضبوط عوام

مشترکہ اجلاس

حکومت پی آئی اے کو کمپنی بنانے کا بل منظور کرانے میں کامیاب

موضوعات

اداریہ	3
ایوان بالا: پاکستان انٹرنیشنل ایئرلائنز کے معاملات پر دھواں دار بحث	4
ایوان بالا: قومی بچت سکیموں کا منافع بڑھانے کی قرارداد منظور	7
ایوان زیریں: وزیراعظم اس اجلاس کی بھی کسی نشست میں شریک نہ ہوئے	11
پارلیمان: وزیراعظم صرف 44منٹ کیلئے شریک ہوئے	14
بلوچستان اسمبلی: 10 قراردادوں، 1 قانونی مسودہ کی منظوری	16
سندھ اسمبلی: تیرہ قانونی مسودات، نو قراردادوں کی منظوری	18
پنجاب اسمبلی: پانامہ لیکس کے انکشافات پر بحث کے دوران ماحول تلخ	21
خیبرپختونخوا اسمبلی: تین سرکاری قانونی مسودات منظور	23
قواعد وضوابط ہائے کار: پارلیمانی استحقاق: پارلیمان کے وقار کا محافظ تصور کیا جاتا ہے	25
نمائندہ اور کارکردگی: شہزادی عمرزادی ٹوانہ	26

ایڈیٹر و پبلشر عبدالرزاق چشتی نے خورشید پرنٹنگ پریس، اسلام آباد سے چھپوا کر آفس نمبر 17۔ایف، پہلی منزل، افضل سنٹر، سیکٹر جی 10/1، اسلام آباد سے شائع کیا۔

ایوانِ عام

ماہانہ پارلیمانی میگزین

مضبوط پارلیمان ۔ مضبوط عوام

شمارہ نمبر 16
جلد سوئم

ٹی ڈی ای اے۔ فافن کا وژن

تمام طبقات کیلئے حقوق، احترام اور وقار کی ضمانت کا حامل جمہوری اور منصفانہ معاشرہ

ایڈیٹر:
عبدالرزاق چشتی

ٹیم ایوانِ عام

محمد عارف خان، حماد حسین، جاوید علی

قیمت: 50 روپے
سالانہ سبسکرپشن: 450 روپے

آفس نمبر 17-ایف، پہلی منزل، افضل سنٹر،
آئی اینڈ ٹی سنٹر، سیکٹر جی-1/10، اسلام آباد۔
فون: 2-8466230 51 92+، فیکس: 8466233 51 92+
ای میل: aiwan-e-aam@tdea.pk

خواتین پر تشدد کے روح فرسا واقعات۔۔۔سد باب ضروری ہے

ملک کے طول و عرض میں بالعموم اور آبادی کے لحاظ سے دو بڑے صوبوں پنجاب میں اور سندھ میں بالخصوص شادی شدہ اور غیر شادی شدہ خواتین کی اپنے خاندوں، منگیتروں، رشتہ مانگنے والوں اور دیگر رشتوں کے ہاتھوں قتل و غارت، زندہ جلا دیئے جانے اور تیزاب گردی کا شکار ہونے کے روح فرسا واقعات روز مرہ کا معمول بنتے جا رہے ہیں۔

پنجاب کے صوبائی دارالحکومت لاہور میں غیرت کے نام پر دو بچیوں کے قتل، متصل شہر گوجرانوالہ میں خاوند اور اسکے خاندان کے ہاتھوں مبینہ طور پر زندہ جلائی جانیوالی سمیرا، مری میں سکول پرنسپل کے بیٹے سے مبینہ طور پر شادی سے انکاری ٹیچر ماریہ اور خیبر پختون خوا کے ایبٹ آباد کے نواحی علاقے ڈونگا گلی کی عنبرین اس طرح کی سنگین وارداتوں کی محض چند مثالیں ہیں وگرنہ ہم فہرست بنانے بیٹھیں تو کئی صفحات بھر جائیں۔ اس سے پہلے بلوچستان اور سندھ میں جرگوں کے حکم پر خواتین کے زندہ دفن کئے جانے کے واقعات بھی ذرائع ابلاغ کی رپورٹوں کا حصہ بن کر عالمی سطح پر ہماری معاشرتی جہالت، لاقانونیت اور حکومتی بے حسی کو بے نقاب کر چکے ہیں۔

پارلیمان سے لیکر تمام صوبائی اسمبلیوں سے خواتین پر تشدد کی روک تھام کے قوانین اور قراردادوں کی منظوری کے باوجود اس حوالے سے درپیش صورتحال ہماری حکومتوں اور عملدرآمد کے ذمہ دار اداروں کی غفلت، لاپرواہی اور غیر سنجیدگی کی دہائی دیتی دکھائی دے رہی ہے۔ ایسے لگتا ہے کہ ایک طرف ہماری حکومتیں اس حوالے سے زبانی جمع خرچ کے سوا کچھ کرنے کے موڈ میں نہیں تو دوسری طرف پولیس اور معاشرے کے نام نہاد معزز طبقات کا کردار ملزمان کی کھلی یا چھپی حمائت کے سوا کچھ نہیں۔

ایسے میں کہ جب دنیا ایک گلوبل ویلج کی شکل اختیار کر چکی ہے اور دنیا کے ایک کونے میں وقوع پذیر ہونیوالے واقعے کی بازگشت دوسری کونے میں سنائی دینے کیلئے صرف چند سیکنڈ یا منٹ ہی لگتے ہیں ہم فرسودہ روایات واقدار سے چمٹے ہوئے ہیں۔ غیرت اور عزت کے نام پر اپنی جاہلانہ خواہشات ورسوم ورواج کو اپنے عظیم الشان دین کی بدنامی اور رسوائی کا زریعہ بنائے ہوئے ہیں۔

اس میں کسی کو کوئی شک نہیں ہونا چاہئے کہ مردوں کی طرف سے اپنی عزت وغیرت کو خواتین کیساتھ منسلک کرنے اور اسکی آڑ میں صنف نازک پر تشدد کے بدترین ہتھکنڈے روا رکھنے کا نہ صرف اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں بلکہ یہ سراسر اسلامی احکامات اور فرامین نبوی کی کھلی مخالفت ہے۔ اسلام تو کجا دنیا کا کوئی مذہب، ضابطہ، قانون اور عام انسانی اخلاقیات میں بھی ان گھناؤنے جرائم کی قطعاً گنجائش نہیں۔

ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ نہ صرف حکومت قانون کے ڈنڈے کو حرکت میں لائے اور ایسے وحشیانہ اقدامات کے مرتکب افراد کو قرارواقعی سزا دینے کیلئے سمری سماعت کی خصوصی عدالتیں قائم کرے بلکہ عزت وغیرت کے نام پر جاری اس کشت وخون کی مذمت کرنیوالوں کو مغربی ایجنڈے کے پیروکار ہونے کا طعنہ دینے کی بجائے حقیقی معنوں میں اس قبیح فعل کے خاتمے کیلئے وارثان محراب منبر بھی اپنا کردار ادا کریں۔

قومی بچت سکیموں کی شرح منافع بحال کی جائے

حکومت نے یکم اپریل 2016 سے قومی بچت کی مختلف سکیموں کی شرح منافع کم کر دی ہے۔ یہ فیصلہ ایسے وقت میں کیا گیا ہے کہ جب ایوان بالا کے 126 ویں اجلاس (منعقدہ 29 فروری تا 11 مارچ 2016) میں ایوان نے متفقہ طور پر ایک قرارداد منظور کی اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ قومی بچت کی سکیموں میں سرمایہ کاری کرنے پر موجودہ شرح منافع کو مزید بڑھایا جائے۔ بجائے اس کے کہ حکومت ایوان بالا کی اس قرارداد کا احترام کرتی اور اگر کسی وجہ سے منافع میں بڑھوتری ممکن نہ تھی تو اسے سابقہ سطح پر برقرار ہی رکھا جاتا، حکومت نے اسکے بالکل برعکس عمل کیا اور شرح منافع میں مزید کمی کر دی۔ بدقسمتی سے ہمارے ملک میں بچت کا رواج پہلے ہی بہت کم ہے، اوپر سے ایسے حکومتی اقدامات لوگوں کو بچتوں کی طرف راغب کرنے کی بجائے انکی حوصلہ شکنی کا باعث بن رہے ہیں۔

درحقیقت قومی بچت سکیموں میں اپنے سرمائے کے تحفظ کیلئے متوسط طبقے کے لوگ، ریٹائرڈ ملازمین اور بیوائیں ہی اپنی جمع پونجی جمع کراتے ہیں۔ منافع میں کمی کی صورت میں ان طبقات کو اب اس لگی بندھی رقم میں بھی کمی کا سامنا کرنا پڑیگا جس سے انکے اخراجات زندگی بھی متاثر ہوں گے۔ حکومت کو علم ہونا چاہئے کہ غریب پہلے ہی روزانہ کی بنیاد پر بڑھتی مہنگائی کے ہاتھوں پریشان ہیں۔ روز مرہ کے اخراجات بمشکل پورے ہوتے ہیں اور اس فیصلے کے نتیجے میں اب یہ غریب لوگ اور بوڑھے شہری اپنی ضروریات زندگی کے حوالے سے مزید مسائل کا شکار ہونگے۔ ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ حکومت ایوان بالا کی قرارداد کا احترام کرتے ہوئے فیصلے پر نظر ثانی کرے اور شرح منافع کی سابقہ شرح بحال رکھے تاکہ یہ غریب اور سفید پوش پنشنر اور بیوائیں کسی حد تک ہی سہی اپنے اخراجات پورے کرنے کے قابل ہو سکیں۔

124 واں اجلاس

پاکستان انٹرنیشنل ایئرلائنز کے معاملات پر دھواں دار بحث

وزیراعظم اس بار بھی غیر حاضر رہے، سینیٹرز کی بھی کم تعداد میں شرکت

عالمی مارکیٹ میں پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں کمی کے فوائد عوام تک منتقل کرنیکا مطالبہ

ایوان بالا کے 124 ویں اجلاس میں حکومت اور حزب اختلاف کے سینیٹرز کے مابین پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائنز (پی آئی اے) کے مسئلے پر سنجیدہ مگر دھواں دھار بحث ہوئی۔ 10 سے 12 فروری 2016 تک تین نشستوں میں منعقدہ یہ اجلاس تیرہویں پارلیمانی سال میں حزب اختلاف کی طرف سے بلایا گیا پہلا اجلاس تھا۔

اجلاس کی تمام نشستیں اپنے طے شدہ وقت پر شروع ہوئیں اور اوسطاً ہر نشست 03 گھنٹے 12 منٹ تک جاری رہی۔ سینیٹرز کی فی نشست حاضری کی اوسط ہر نشست کے آغاز پر 14 جبکہ اختتام پر 41 سینیٹر مشاہدہ کی گئی۔ وزیراعظم ایوان بالا کے اس اجلاس میں بھی شریک نہ ہوئے تاہم قائد ایوان اور قائد حزب اختلاف دونوں تمام نشستوں میں شریک ہوتے رہے۔

> **قائد ایوان اور قائد حزب اختلاف تمام نشستوں میں شریک رہے**

سینیٹرز کی اجلاس میں کسی ایک وقت میں زیادہ سے تعداد پہلی سے آخری نشست تک بتدریج کم ہوتی رہی۔ پہلی نشست میں کسی ایک وقت میں شریک سینیٹرز کی زیادہ سے زیادہ تعداد 83 مشاہدہ کی گئی۔ دوسری نشست میں یہ تعداد 76 جبکہ تیسری و آخری نشست میں 63 ریکارڈ کی گئی۔

اجلاس کی تمام نشستوں کی صدارت چیئرمین نے خود کی، ڈپٹی چیئرمین بھی

ایک نشست میں موجود پائے گئے۔ ایوان بالا نے اس اجلاس کے دوران تین الگ الگ قراردادوں کی منظوری دی۔ ان قراردادوں میں مرحوم انتظار حسین، مرحوم ملک محمد علیحان سابق ڈپٹی چیئرمین سینیٹ اور معروف ڈرامہ نگار فاطمہ ثریا بجیا مرحومہ کی خدمات کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے انکے لواحقین کیساتھ اظہار تعزیت کیا گیا۔

اجلاس کے دوران چیئر نے تین رولنگز دیں۔ پہلی رولنگ طلب کردہ اجلاس کے ایجنڈا میں شامل امور کو اجلاس کے ایجنڈا کا حصہ بنانے، دوسری سینیٹر تاج حیدر کی طرف سے ایوان کے 122 ویں اجلاس میں 22 دسمبر 2015 کو پیش کی گئی ایک تحریک التوا جبکہ تیسری رولنگ مشترکہ مفادات کونسل کے اجلاس سے متعلق تھی۔

پاکستان مسلم لیگ (ن)، پاکستان پیپلز پارٹی، بلوچ نیشنل پارٹی (مینگل)، پاکسان مسلم لیگ، پاکستان تحریک انصاف اور جماعت اسلامی کے پارلیمانی قائدین تمام نشستوں میں شریک ہوئے۔ جمعیت العلما اسلام (ف)، نیشنل

حزب اختلاف نے گیس صارفین پر 101 ارب روپے کے اضافی ٹیکسوں بشمول گیس انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ سیس کا بوجھ ڈالنے کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا۔

پارٹی اور متحدہ قومی موومنٹ کے پارلیمانی قائدین نے دو، دو نشستوں میں شرکت کی جبکہ بلوچ نیشنل پارٹی (عوامی) اور پاکستان مسلم لیگ (فنکشنل) کے پارلیمان قائدین کسی نشست میں شریک نہ ہوئے۔

اجلاس کے دوران ایوان میں نیشنل یونیورسٹی آف میڈیکل سائنسز (ترمیمی) بل 2015، گھریلو ملازمین (حقوق ملازمت) بل 2015، پاکستان حلال اتھارٹی بل 2015، انتخابی فہرستیں (ترمیمی) بل 2015، انتخابی حلقوں کی حدبندی (ترمیمی) بل 2015، قومی احتساب (ترمیمی) بل 2015 اور پاکستانی قوانین کی طباعت بل 2015 سے متعلق مجالس ہائے قائمہ کی قانون سازی

اٹھارہ فروری 2016 کو ایک نشست پر محیط ایوان بالا کے ایک سو چھبیسویں اجلاس میں چار قانونی مسودات کی منظوری دی گئی جبکہ ایک قانونی مسودہ ایوان میں متعارف کرایا گیا۔ نشست کا دورانیہ 2 گھنٹے 29 منٹ رہا۔ چیئرمین کی زیر صدارت نشست کا آغاز طے شدہ وقت تین بجے ہوا۔ وزیر اعظم اور ڈپٹی چیئرمین اجلاس میں شریک نہ ہوئے، تاہم قائد ایوان نشست کا پورا دورانیہ ایوان میں موجود رہے۔

نشست کا آغاز 18 (17 فیصد) جبکہ اختتام 38 (37 فیصد) اراکین کی موجودگی کیساتھ ہوا۔ جمعیت العلما اسلام (ف)، پاکستان پیپلز پارٹی، متحدہ قومی موومنٹ، عوامی نیشنل پارٹی، پاکستان مسلم لیگ، پختونخوا ملی عوامی پارٹی اور پاکستان مسلم لیگ (ن) کے پارلیمانی قائدین نے شرکت کی۔ اقلیتوں کی نشستوں پر نامزد تین اراکین نے بھی اجلاس میں شرکت کی۔

ایوان نے چار قانونی مسودات پاکستانی قوانین کی طباعت کا بل 2015، پاکستان حلال اتھارٹی بل 2015، انتخابی فہرستوں کا (ترمیمی) بل 2015 اور انتخابی حلقوں کی حدبندیوں کے (ترمیمی) بل 2015 کی بلا کسی ترمیم منظوری دی۔

پاکستان انٹر نیشنل ایئر لائنز کارپوریشن (کنورژن) بل 2015 متعارف کرایا گیا جسے مزید غور وخوض کیلئے متعلقہ مجلس قائمہ کے سپرد کیا گیا۔ مجلس قائمہ برائے قانون وانصاف کے چیئرمین نے بے سہارا یتیموں کی (بحالی اور بہبود) کے بل 2013 پر رپورٹ پیش کی۔

ایوان نے غیر معیاری گیس سلنڈرز کے باعث دھماکوں کے بڑھتے ہوئے واقعات سے متعلق ایک توجہ دلاؤ نوٹس پر غور کیا جبکہ وفاقی شرعی عدالت میں ججوں کی کم تعداد سے متعلق ایک دیگر توجہ دلاؤ نوٹس محرک کی عدم موجودگی کے باعث زیر غور نہ آسکا۔ مجالس ہائے قائمہ کی رپورٹ پیش کرنے کے وقت میں توسیع کی تین الگ الگ قراردادوں کی منظوری بھی دی گئی۔ محرک کی عدم موجودگی کے باعث چارسدہ یونیورسٹی میں دہشت گردی کے واقعے اور وزیر اعظم اور آرمی چیف کے دورہ سعودی عرب وایران سے متعلق تحاریک التوا زیر غور نہ آ سکیں۔ ایک اور تحریک التوا جو پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں کمی نہ کرنے سے متعلق تھی کو اس بنا پر زیر غور نہ لایا گیا کہ ایسی ہی تحریک التوا حزب اختلاف کی درخواست پر طلب کئے گئے گزشتہ اجلاس میں زیر بحث آ چکی ہے۔ متعلقہ محکموں نے نظام کار پر موجود تمام 13 نشاندہ سوالات کے جوابات دیئے۔ سینیٹرز نے 32 ضمنی سوالات بھی دریافت کئے جبکہ سینیٹرز نے عوامی اہمیت کے 27 نکات پر 40 منٹ تک بات کی۔ آزاد کشمیر میں پاکستان پیپلز پارٹی کے کارکن کے جاں بحق ہونے اور جان بچانیوالی ادویات کی قیمتوں میں اضافے کیخلاف حزب اختلاف کے تمام سینیٹرز نے ایوان سے دو مرتبہ علامتی واک آؤٹ کیا۔

آزاد کشمیر میں پاکستان پیپلز پارٹی کے کارکن کے جاں بحق ہونے اور جان بچانیوالی ادویات کی قیمتوں میں اضافے کیخلاف حزب اختلاف کے تمام سینیٹرز نے ایوان سے دو مرتبہ علامتی واک آوٹ کیا۔

تجاویز پر مبنی رپورٹس پیش کی گئیں۔

ایوان میں مختلف نشاندہ سوالات سے متعلق، چار رپورٹیں، استحقاق مجروح ہونے سے متعلق دو جبکہ توجہ دلاؤ نوٹس سے متعلق ایک رپورٹ سمیت سات رپورٹیں بھی پیش کی گئیں۔ سیکیورٹیز اینڈ ایکسچینج کمیشن آف پاکستان کی رپورٹ برائے مالی سال 2014و2015 بھی ایوان میں پیش کی گئی۔

ایوان نے اس اجلاس کے دوران غیر ہنر مند کارکنوں کی کم از کم اجرتوں کے (ترمیمی) بل 2015 کی منظوری دی جبکہ پرائیویٹ پاور اینڈ انفرا اسٹرکچر بورڈ (ترمیمی) آرڈیننس 2015 بھی ایوان میں پیش کیا گیا۔

ایوان میں عوامی اہمیت کے چھ معاملات پر 15 منٹ تک بحث کی گئی۔

ایوان نے پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائنز کے بحران سے متعلق پیش قائد حزب اختلاف کی تحریک زیر 218 پر بھی بحث کی۔ اس معاملے پر بحث میں میں چیئرمین سینیٹ اور 28 اراکین نے حصہ لیا۔ بحث میں شریک اراکین میں پاکستان پیپلز پارٹی کے 07، مسلم لیگ (ن) کے 07، متحدہ قومی موومنٹ 05 ، پاکستان تحریک انصاف ، پختون خوا ملی عوامی پارٹی اور پاکستان مسلم لیگ کے دو، دو جبکہ جمعیت العلما اسلام (ف) بلوچ نیشنل پارٹی (عوامی) اور عوامی نیشنل پارٹی کے ایک ایک رکن شامل تھا۔

پاکستان پیپلز پارٹی، پاکستان مسلم لیگ، بلوچ نیشنل پارٹی (عوامی) اور پاکستان تحریک انصاف اور ایک آزاد رکن سمیت 33 اراکین کی طرف سے مشترکہ طور پر پیش کی گئیں دو تحاریک زیر ضابطہ 218 کو ضم کر دیا گیا۔

پہلی تحریک عالمی مارکیٹ میں پٹرولیم مصنوعات کی کم ہوتی قیمتوں کے فوائد عوام تک منتقل نہ کرنے کیخلاف اور دوسری گیس صارفین پر ڈالے جانیوالے بوجھ سے متعلق تھی۔ ضم کی گئی ان قراردادوں کے محرکین میں سے پاکستان پیپلز پارٹی کے ایک رکن نے اجلاس کی کسی بھی نشست میں شرکت نہ کی تاہم باقی جماعتوں کے 30 اراکین اور ایک آزاد رکن نے ان تحاریک پر 227 منٹ تک بحث کی۔

حزب اختلاف جس کی درخواست پر یہ اجلاس طلب کیا گیا تھا کہ اراکین نے پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائنز کے معاملات خراب کرنے، عوام تک پٹرولیم مصنوعات کی عالمی قیمتوں میں کمی کے ثمرات منتقل نہ کرنے، گیس صارفین پر ایک سو ایک ارب روپے کے نئے ٹیکسوں بشمول گیس انفرا اسٹرکچر ڈویلپمنٹ سیس کا بوجھ ڈالنے کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا جبکہ حکومتی بینچوں نے حکومت کی اقتصادی پالیسی کا بھرپور دفاع کیا۔

حزب اختلاف کی جماعتوں کے تمام سینیٹرز نے اجلاس کی پہلی نشست کے دوران ایوان سے واک آوٹ کیا۔ یہ واک آوٹ قائد ایوان کی طرف سے قائد حزب اختلاف کی ایک تحریک کی مخالفت کرنے کے خلاف کیا گیا جس میں وہ پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائنز کی نجکاری کیخلاف ایک تحریک پیش کرنے کیلئے قواعد معطل کرنے کے خواہشمند تھے۔

126واں اجلاس

قومی بچت سکیموں کا منافع بڑھانے کی قرارداد منظور

اشتہار میں دہشت گردوں کو پختونوں سے مشابہہ دکھانے پر احتجاج

چھ قانونی مسودات، 10 قراردادوں کی منظوری، ایٹم بم کے حوالے سے امریکی وزیر کے بیان پر گرما گرم بحث

ایوان بالا کے تیرہویں پارلیمانی سال کا آخری و 126واں اجلاس 29 فروری سے 11مارچ2016تک 10 نشستوں میں منعقد ہوا۔ چھ نشستیں مقررہ وقت پر جبکہ چار نشستیں اوسطاً دو منٹ تاخیر کیساتھ شروع ہوئیں۔ وزیر اعظم اس اجلاس کی بھی کسی نشست میں شریک نہ ہوئے۔

پارلیمانی سال مکمل ہونے پر ایوان کے ضابطہ کار 157(3) کے تقاضوں کی تکمیل کیلئے 13ویں پارلیمانی سال کی سالانہ رپورٹ کیساتھ ساتھ دیگر ضوابط ہائے کار کی روشنی میں بھی مختلف نوعیت کی 34رپورٹس ایوان میں پیش کی گئیں جبکہ 10 رپورٹس پیش کرنیکی مدت میں توسیع کی گئی۔

اس اجلاس میں ایوان بالا نے چھ قانونی مسودات (پانچ سرکاری اور ایک نجی)اور دس قراردادوں کی منظوری دی۔ نجی ارا کین کے چار قانونی مسودات سمیت 08 قانونی مسودات متعارف کرائے گئے جنہیں مزید غوروخوض کیلئے متعلقہ مجالس ہائے قائمہ جبکہ ایک قانونی مسودے بے سہارا یتیموں کی (بحالی و بہبود)بل2016 کوایوان کی بزنس ایڈوائزری کمیٹی کے سپرد کیا گیا۔ایوان نے ایوان نے پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائنز کارپوریشن کو کمپنی میں تبدیل کرنے کا بل مسترد کردیا جبکہ ایک بل کو محرک نے واپس بھی لیا۔

اس اجلاس کے دوران ایوان نے 12 توجہ دلاؤ نوٹس، 113 نشاندہ سوالات اور عوامی اہمیت کے 60 معاملات اٹھائے علاوہ ازیں اجلاس کے دوران حزب اختلاف نے تین واک آوٹ کئے جن پر ایوان کے مجموعی وقت میں سے 13 منٹ صرف ہوئے۔اجلاس کی دیگر اہم باتیں نشست وار روداد کی صورت میں نذر قارئین ہیں۔

29فروری2016 کوایوان بالا کے 126ویں اجلاس کی پہلی نشست میں ایوان نے دو قراردادوں کی منظوری دی۔ وزیر اعظم کے صحت پروگرام اور پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن کمپنی کی نجکاری سے متعلقہ امور پر بحث بھی کی۔

چیئرمین کی زیر صدارت وقت مقررہ پر شروع ہونیوالی اس نشست کا دورانیہ 04 گھنٹے 15 منٹ رہا۔ نشست کا آغاز 10 (09 فیصد) جبکہ اختتام 32 (31 فیصد (سینیٹرز کی موجودگی کیساتھ ہوا۔

محرکین کی عدم موجودگی کے باعث قومی بچت سکیموں کا منافع بڑھانے اور او جی ڈی سی ایل میں ملازمتوں میں بلوچستان کے کوٹے سے متعلق قراردادیں موخر کردی گئیں۔بلوچستان میں ٹیوب ویلز کی بجلی سے سولر انرجی پر منتقلی سے متعلق قرارداد محرک کی عدم موجودگی کے باعث زیر غور نہ لائی گئی۔

ماحولیات کے وزیر نے پاکستان پیپلز پارٹی کی ایک خاتون رکن کی طرف سے شماریات بیورو میں سندھ، بلوچستان، خیبر پختونخوا اور فاٹا کی نمائندگی سے متعلق پیش قرارداد کی مخالفت کی۔ چیئرمین نے اس قرارداد پر بحث کے بعد اسے مجلس قائمہ برائے خزانہ کے سپرد کیا اور ایک ماہ میں رپورٹ پیش کرنیکی ہدائت کی۔

پاکستان ٹیلی ویژن کی جانب سے ایوان کی کارروائی نشر کرنے اور17 جولائی 2013 کوپاکستان انٹرنیشنل ایئر لائنز کی پرواز پی کے 302 کراچی تا لاہور میں

منظور کئے گئے سرکاری قانونی مسودات

- فیوچر مارکیٹ بل 2015
- پیٹنٹس (ترمیمی) بل 2016
- پاکستان ہیلتھ ریسرچ کونسل بل 2015
- سول سرونٹس (ترمیمی) بل 2015
- فوجداری قانون (ترمیمی) بل 2015
- گھریلو ملازمین کے (حقوق ملازمت) بل 2015 (نجی قانونی مسودہ)

تاخیر سے متعلق رپورٹس بھی ایوان میں پیش کی گئیں۔

ایوان نے تین تحاریک زیر ضابطہ 218 پر بھی بحث کی۔ ان تحاریک میں وزیراعظم کے صحت پروگرام، پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن کمپنی کی نجکاری بالخصوص خریدار سے 80 کروڑ امریکی ڈالرز کی وصولی سے متعلق حکومت کے کردار اور ذمہ داری اور ملک میں مذہبی رواداری و برداشت سے متعلق معاملات عوامی اہمیت کے ایک معاملے پر بھی پر بحث کی۔

یکم مارچ کو دوسری نشست میں ایوان نے نظام کار پر موجود تمام امور نمٹائے۔ کابینہ پر قائم مجلس قائمہ کے چیئرمین نے پاکستان انٹرنیشنل ایئرلائنز (تبدیلی) بل 2016 اور مجلس قائمہ برائے خزانہ، محصولات، اقتصادی امور، شماریات اور نجکاری نے نجی ایئرلائنز کی طرف سے کرائیوں میں اضافے سے متعلق رپورٹ پیش کیں۔

قواعد وضوابط ہائے کار و استحقاق کمیٹی نے بھی ایوان میں دو رپورٹس پیش کیں، پہلی رپورٹ سینیٹر مولانا احتشام الحق تھانوی کی جانب سے پیش کی گئی تحریک سے متعلق تھی جس میں مدرسہ احتشامیہ کراچی پر رینجرز کے چھاپے جبکہ دوسری تحریک میں کراچی ایئرپورٹ پر سیکیورٹی عملے کی سینیٹر طاہر حسین مشہدی سے بدتمیزی کا معاملات اٹھایا گئے تھے۔ انسانی حقوق کے وزیر نے خواتین کی حیثیت پر قائم کمیشن کی رپورٹ برائے سال 2014 ایوان میں پیش کی۔

متعارف کرائے گئے سرکاری قانونی مسودات

- بینکوں سے متعلقہ جرائم (خصوصی عدالتوں) کا (ترمیمی) بل 2016
- دی ایکویٹی پارٹیسپیشن (منسوخی) بل 2016
- بینکس (نیشنلائزیشن) بل 2016
- نیشنل یونیورسٹی آف میڈیکل سائنسز (ترمیمی) بل 2015

متعارف کرائے گئے نجی قانونی مسودات

- جسمانی سزا کی ممانعت کا بل 2016
- عوامی نمائندگی (ترمیمی) بل 2016
- نیشنل کاؤنٹر ٹیررازم اتھارٹی (ترمیمی) بل 2016
- توہین عدالت (ترمیمی) بل 2016

چیئر نے امریکی وزیر خارجہ کے ایک حالیہ بیان جس میں انہوں نے الزام لگایا کہ سعودی عرب پاکستان سے ایٹم بم خرید سکتا ہے، جس کے بعد اسے این پی ٹی معاہدے کی خلاف ورزی کے نتائج بھگتنے پڑیں گے سے متعلق پیش تحریک التوا کی منظوری دی۔

دو دیگر تحاریک التوا اس بنا پر کہ ان پر پہلے بات ہو چکی ہے بحث کیلئے منظور نہ کی گئیں۔ پہلی تحریک باچا خان یونیورسٹی پر دہشت گرد حملے جبکہ دوسری وزیراعظم اور آرمی چیف کے دورہ سعودی عرب و ایران سے متعلق تھی۔ ایوان نے بھارتی جیلوں میں قید 189 پاکستانی قیدیوں کی گمشدگی اور نئی دلی، اور سعودی عرب کے شہر دمام میں پی آئی اے کے دفاتر پر حملوں سے متعلقہ توجہ دلاؤ نوٹس بھی اٹھائے۔

نشست کے ایجنڈے پر موجود تمام 18 نشاندہ سوالات کے جوابات دیئے گئے، سینیٹرز نے 32 ضمنی سوالات بھی دریافت کئے جبکہ عوامی اہمیت کے 20 نکات پر پر 31 منٹ تک بحث بھی کی گئی۔

مارچ کو تیسری نشست میں ایوان نے سرکاری قرضوں اور ملک کی معاشی صورتحال پر بحث کی۔ وزیر برائے خزانہ، محصولات و اقتصادی امور نے ایوان کو سرکاری قرضوں اور معاشی صورتحال پر بریفنگ دی جبکہ چیئرمین و دیگر 14 سینیٹرز نے بحث میں حصہ لیا۔ نشست کے مجموعی وقت کا 61 فیصد (146 منٹ) وقت اسی بحث پر صرف کیا گیا۔ ایک توجہ دلاؤ نوٹس میں فیڈرل لاجز پشاور کی ناگفتہ بہ حالت اور اسکے ملازمین کو باقاعدگی کیساتھ تنخواہیں نہ ملنے کا بھی معاملہ اٹھایا گیا۔ نشست کے ایجنڈے پر موجود تمام 12 نشاندہ سوالات کے جوابات دیئے گئے، سینیٹرز نے 18 ضمنی سوالات بھی دریافت کئے جبکہ عوامی اہمیت کے ایک نکتے پر ایک منٹ بات کی گئی۔

03 مارچ کو چوتھی نشست میں ایوان نے ایکٹ آف پارلیمنٹ یا انتظامی احکامات کے تحت قائم انتظامی بورڈز، کونسلز اور اداروں کی تشکیل نو پر بحث کی۔ بحث میں چیئرمین سینیٹ اور دیگر 16 سینیٹرز نے ایک گھنٹہ 36 منٹ تک حصہ لیا۔

چیئرمین نے بحث کے بعد اس معاملے پر رولنگ دیتے ہوئے معاملے کو ایوان کی استحقاق کمیٹی کے سپرد کر دیا اور سفارش کی کہ جوائنٹ سیکرٹری کابینہ ڈویژن کو طلب کر کے معاملے کی تین ہفتے میں رپورٹ پیش کی جائے۔

ایوان نے صرف 34 منٹ مین فیوچرز مارکیٹ بل 2015 کی منظوری دی۔ ایوان نے ایک توجہ دلاو نوٹس اٹھایا جس میں پاکستان اور سری لنکا کے مابین جے ایف تھنڈر 17 طیاروں کی فروخت کے معاملے پر بھارتی پراپیگنڈا کی

طرف توجہ مبذول کرائی گئی۔ ایک اور توجہ دلاؤ نوٹس جس میں پاکستان میں انسانی حقوق کی صورتحال پر امریکی رپورٹ پر بھی بات کی گئی۔ ترقی پذیر ممالک میں پاکستانی فارن مشنز کا تارکین وطن کیساتھ ناروا سلوک سے متعلق ایک تحریک التوا کو محرک کی درخواست پر موخر کر دیا گیا۔ ایجنڈے پر موجود تمام 34 نشاندہ سوالات میں سے 12 کے جوابات دیئے گئے، سینیٹرز نے 28 ضمنی سوالات بھی دریافت کئے۔

04 مارچ کو پانچویں نشست میں ایوان نے پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائنز کارپوریشن (تبدیلی) بل 2015 کو کثرت رائے سے مسترد کر دیا۔ اس سرکاری بل کا مقصد پاکستان ایئر لائنز کارپوریشن کو کمپنی میں تبدیل کرنا تھا۔ بین الصوبائی رابطہ پر قائم مجلس قائمہ کے چیئرمین نے تمام صوبوں میں معذوروں کے کوٹے پر عدم عملدرآمد سے متعلق رپورٹ پیش کی۔

ایجنڈے پر موجود تمام 38 نشاندہ سوالات میں سے 19 کے جوابات دیئے گئے، سینیٹرز نے 36 ضمنی سوالات بھی دریافت کئے۔

پاکستان میں انسانی حقوق کے مختلف مسائل پر یورپی یونین کے بیان اور اسلام آباد، راولپنڈی میں بارشوں کے بعد کی ناخوشگوار صورتحال سے متعلق دو توجہ دلاؤ نوٹسوں کا جواب دیا۔

حزب اختلاف نے صوبوں مین گیس کی قلت کے حوالے سے وزیر پٹرولیم و قدرتی وسائل کے ریمارکس کیخلاف دو منٹ دورانیئے کا واک آؤٹ کیا۔

07 مارچ کو چھٹی نشست میں ایوان نے پانچ قراردادوں اور ایک قانونی مسودہ کی منظوری دی۔ تین قانونی مسودے متعارف بھی کرائے گئے۔ ایوان کے قواعد وضوابط ہائے کار و انصرام کاروائی 2012 کے قاعدہ 184 اور 210 میں مجوزہ ترامیم کی بھی منظوری دی۔ دو رپورٹوں کو پیش کرنیکی مدت میں توسیع کی تحاریک منظور کی گئیں۔ پہلی رپورٹ پٹرولیم و قدرتی وسائل پر قائم مجلس قائمہ جبکہ دوسری رپورٹ خیبر پختون خوا حکومت کے 24 مطالبات پر قائم خصوصی مجلس سے متعلق تھی۔

ایجنڈے پر موجود تمام 38 نشاندہ سوالات میں سے 19 کے جوابات دیئے گئے، سینیٹرز نے 36 ضمنی سوالات بھی دریافت کئے۔ ایوان نے ایک تحریک زیر ضابطہ 218 کے تحت قومی و بین الاقوامی غیر سرکاری تنظیموں کے حوالے سے حکومتی پالیسی پر بحث کی۔ بحث میں 09 سینیٹرز نے 47 منٹ تک حصہ لیا۔ رہائشی علاقوں میں تجارتی سرگرمیوں سے پیدا شدہ صورتحال سے متعلق ایک اور تحریک پر بحث کے دوران 14 سینیٹرز نے 556 منٹ تک اظہار خیال کیا۔

فرنٹیئر کنسٹیبلری کے ملازمین اور بول میڈیا گروپ کے کارکنوں کی مشکلات سے متعلق دو تحاریک بحث کیلئے ایوان میں پیش کی گئیں تاہم ان پر بحث کا آغاز کسی اور نشست میں کرنیکا فیصلہ کیا گیا۔

مارچ کو ساتویں نشست میں ایوان نے کم حاضری کے باوجود نظام کار پر موجود تمام امور نمٹائے۔ سول سرونٹس (ترمیمی) بل 2015 اور پیٹنٹس (ترمیمی) بل 2016 کی منظوری دی گئی۔ خواتین کے عالمی دن کی مناسبت سے ایک قرارداد کی منظوری دیتے ہوئے ایوان نے خواتین کے حقوق کی حفاظت کیلئے ہر ممکن اقدامات اٹھانے کا مطالبہ کیا۔

ایران سے سبزیوں اور پھلوں کی درآمد اور اسکے باعث پاکستانی کسانوں پر مرتب ہونیوالے منفی اثرات اور قومی کمیشن برائے انسانی حقوق کے کام کے بارے مین متعلقہ مجالس ہائے قائمہ کی رپورٹس بھی پیش کی گئیں۔

ایوان نے پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف فیشن ڈیزائن لاہور کے کالجوں کی بندش اور ملک میں خانہ شماری کو ملتوی کرنے سے متعلق دو توجہ دلاؤ نوٹس اٹھائے۔ ایجنڈے پر موجود تمام 34 نشاندہ سوالات میں سے 12 کے جوابات

منظور کی گئی قراردادوں کے موضوعات و مطالبات

- سابق سینیٹر نثار محمد خان کی وفات پر اظہار تعزیت
- وفاق کے زیر انتظام قبائلی علاقوں کیلئے خصوصی تعلیمی و اقتصادی ترقیاتی پیکیج کا اعلان
- آسکر ایوارڈ جیتنے پر پاکستانی خاتون فلمساز شرمین عبید چنائے کو خراج تحسین
- خستہ حال پارلیمنٹ لاجز کی تزئین وآرائش اور انکے ملازمین کو تنخواہوں کی باقاعدہ ادائیگی
- قومی بچت سکیموں پر منافع میں اضافہ
- وفاقی حکومت کے ہر ایک ادارے میں ڈے کیئر سنٹر کا قیام
- 1960 کے سندھ طاس معاہدے پر نظر ثانی
- الیکشن کمیشن آف پاکستان کیلئے الیکٹرانک ووٹنگ مشینوں کی خریداری
- چارسدہ یونیورسٹی پر دہشت گرد حملے کی مذمت

دیئے گئے، سینیٹرز نے 31 ضمنی سوالات بھی دریافت کئے۔ امریکی وزیر خارجہ کے اس بیان کہ سعودی عرب پاکستان سے ایٹم بم خرید سکتا ہے سے متعلق ایک تحریک التوا پر چار سینیٹرز نے 14 منٹ تک بحث کی۔ ایوان نے نیشنل ایکشن پلان سے متعلق وزارتی بیان پر بھی بحث کی۔ 12 سینیٹرز بشمول وفاقی وزیر داخلہ نے معاملے پر 02 گھنٹے 16 منٹ تک اظہار خیال کیا۔

حزب اختلاف نے ایک سوال کا اطمینان بخش جواب نہ ملنے کیخلاف 04 منٹ دورانیئے کا واک آؤٹ کیا۔ اطمینان بخش جواب نہ ملنے پر پختون خوا ملی عوامی پارٹی کے سینیٹرز نے بھی 03 منٹ دورانیئے کا واک آؤٹ کیا۔

09 مارچ کو آٹھویں نشست میں ایوان نے کم حاضری کے باوجود نظام کار پر موجود تمام امور نمٹائے۔ پاکستان ہیلتھ ریسرچ کونسل بل 2015 اور پیٹنٹس (ترمیمی) بل 2016 کی منظوری دی گئی۔ پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائنز کی طرف سے متعدد جہازوں کو لیز پر لینے، مانسہرہ ڈویژن کے متعدد علاقوں۔ بلوچستان اور ملک کے دیگر علاقوں میں بجلی کی بکثرت لوڈ شیڈنگ اور تجارتی علاقوں کی جلد بندش سے متعلق مجالس ہائے قائمہ کی رپورٹس پیش کی گئیں۔

ایشیا کپ 2016 میں پاکستان کرکٹ ٹیم کی ناقص کارکردگی اور 10 فروری 2016 کو تمام قومی اخبارات میں شائع ہونیوالے مشترکہ اشتہار میں تمام دہشت گردوں کو داڑھی، پگڑی اور پختون ٹوپی والا دکھانے سے متعلق دو توجہ دلاؤ نوٹس اٹھائے گئے۔ ایجنڈے پر موجود تمام 18 نشاندہ سوالات میں سے 12 کے جوابات دیئے گئے، سینیٹرز نے 31 ضمنی سوالات بھی دریافت کئے۔ دو تحاریک زیر ضابطہ 194(1) جن میں آئینی (ترمیمی) بل 2016 (برائے حذف کئے جانے آرٹیکل 182) اور اسلام آباد میں واقع بعض غیر ملکی سفارتخانوں کی طرف سے ملک کی اہم شخصیات کے فون ٹیپ کرنے سے متعلق تھی کی منظوری دی گئی۔ ایک تحریک زیر ضابطہ 196(1) برائے غور کئے جانے رپورٹ مجلس ہائے قائمہ ٹیکسٹائل انڈسٹری بمتعلق گیس انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ سیس بل 2015 پر ایوان نے 18 منٹ تک بحث کی۔ چیئر نے اس رپورٹ پر آئندہ نشست میں مزید غور کرنے کا فیصلہ کیا۔

حزب اختلاف بشمول جمعیت العلما اسلام (ف) اور فاٹا کے سینیٹرز نے ایک اخباری اشتہار میں دہشت گردوں کو پختونوں سے مشابہہ دکھانے کیخلاف تین منٹ دورانیئے کا واک آؤٹ کیا۔

10 مارچ کو نویں نشست میں بھی ایوان نے نظام کار پر موجود تمام امور نمٹائے۔ ایوان نے ایک توجہ دلاؤ نوٹس اٹھایا جس میں وزیر اعظم کی طرف سے منظور کی گئی ایک سمری جس میں لوئر ڈویژن کلرکس، اپر ڈویژن کلرکس اور اسسٹنٹس کو اپ گریڈ کرنے جبکہ پروف ریڈرز، کاپی ہولڈرز اور کمپیئرز کی ایکس کیڈر آسامیوں کو نظر انداز کرنیکے معاملے پر ایوان کی توجہ مبذول کرائی گئی۔ ایوان نے ایک تحریک زیر ضابطہ 60 کے تحت سیکٹر ای الیون اسلام آباد میں بلند و بالا عمارات کی تعمیر پر بحث کی۔ 30 منٹ جاری رہنے والی بحث میں کیڈ کے وزیر مملکت اور چھ سینیٹرز نے حصہ لیا۔

ایجنڈے پر موجود تمام 14 نشاندہ سوالات کے جوابات دیئے گئے، سینیٹرز نے 35 ضمنی سوالات بھی دریافت کئے۔ تین تحاریک زیر ضابطہ 194(1) کے تحت زلزلہ سے متاثرہ علاقوں میں ایرا کی طرف سے خرچ کی گئی رقوم، خیبر پختون خوا حکومت کے مطالبات، پاکستان بیورو آف شماریات کے فنکشنل بورڈ ممبرز اور گورننگ کونسل میں سندھ، بلوچستان، خیبر پختون اور فاٹا کی نمائندگی سے متعلق رپورٹس پیش کرنے کی مدت میں توسیع کی درخواست منظور کی گئی۔

ایک تحریک زیر ضابطہ 196(1) برائے غور کئے جانے و منظوری خصوصی کمیٹی کی رپورٹ بمتعلق گیس انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ سیس بل 2015 پر کی ایوان نے کثرت رائے سے منظوری دی۔ وزیر پٹرولیم و قدرتی وسائل اور چھ سینیٹرز نے اس پر 29 منٹ تک اظہار خیال کیا۔

حزب اختلاف کی تمام جماعتوں کے سینیٹرز نے ایک سوال کا غیر تسلی بخش جواب دینے کیخلاف واک آؤٹ کیا جو چار منٹ جاری رہا۔

11 مارچ کو ایوان بالا کا یہ اجلاس دسویں و آخری نشست میں 13 ویں پارلیمانی سال کی روداد کے رسمی اجرا کے بعد ملتوی ہو گیا۔ اس روداد کو پاکستان کے عوام کو رپورٹ کا نام دیا گیا۔ یہ روداد 12 مارچ 2015 سے 11 مارچ 2016 تک کے عرصے میں منعقدہ ایوان بالا کے 14 اجلاسوں اور 103 نشستوں کی پارلیمانی کارروائی پر مشتمل تھی۔

ایوان میں ایک توجہ دلاؤ نوٹس کے ذریعے الیکشن کمیشن آف پاکستان میں افسروں کے من مانے تبادلے کرنے سے متعلق ذرائع ابلاغ کی رپورٹس کی طرف توجہ مبذول کرائی گئی۔ خیبر پختون خوا حکومت کے مطالبات، بلڈنگ کوڈ پر عملدرآمد خاص طور پر زلزلہ کے حوالے سے اسکی خلاف ورزی پر سزاؤں، اقدامات اور طریق کار کی فراہمی سے متعلق رپورٹ کو پیش کرنیکی مدت میں توسیع کی ایک تحریک کی بھی منظوری دی گئی۔

ایجنڈے پر موجود تمام 14 نشاندہ سوالات کے جوابات دیئے گئے، سینیٹرز نے 27 ضمنی سوالات بھی دریافت کئے۔ عوامی اہمیت کے ایک 31 معاملات پر بھی 01 گھنٹہ 44 منٹ تک گفتگو کی گئی۔

30واں اجلاس

وزیراعظم اس اجلاس کی بھی کسی نشست میں شریک نہ ہوئے

قائد حزب اختلاف چار نشستوں میں آئے ، 43 فیصد اراکین نے کارروائی میں حصہ لیا

سات قانونی مسودات، نو قراردادیں منظور، اراکین نے 110 نکات ہائے اعتراض اٹھائے گئے

ایوان زیریں کے 30ویں اجلاس میں سات قانونی مسودات اور نو قراردادوں کی منظوری دی گئی۔ 14 سے 25 مارچ تک منعقدہ اجلاس کی تمام نشستوں کا مجموعی وقت 18 گھنٹے 42منٹ رہااور ہر نشست اپنے طے شدہ وقت کی بجائے اوسطاً05منٹ تاخیر کیساتھ شروع ہوئی اور02 گھنٹے اور 40منٹ جار ی رہی۔ قائد ایوان (وزیر اعظم) کسی بھی نشست میں شریک نہ ہوئے تاہم قائد حزب اختلاف نے چار نشستوں میں شرکت کی۔ سپیکر نے مجموعی وقت کا 46 فیصد،ڈپٹی سپیکر نے 47 فیصد وقت تک اجلاس کی صدارت جبکہ بقیہ وقت کی صدارت چیئرپرسنوں کے پینل کے ایک رکن کے حصے میں آئی۔

ایجنڈا اور شرکت: ایوان نے ایجنڈے پر موجود 78 فیصد امور کو نپٹایا جبکہ بقیہ امور محرکین کی عدم موجودگی یا نشستوں کے قبل از وقت ملتوی ہونے کے باعث زیر غور نہ آسکے۔ ایجنڈے پر مجموعی طور پر 73 امور لائے گئے جن میں سے 57 کو نپٹایا گیا جبکہ 16 زیر غور نہ لائے گئے۔ اس ایجنڈے میں سوالات شامل نہ تھے اور انہیں سرکاری کارروائی کے ہر دن پر ایک علیحدہ فہرست کے طور پر شامل کیا گیا۔

حزب اختلاف کی خواتین اراکین نے انہیں ترقیاتی فنڈز سے محروم رکھنے کیخلاف احتجاج ریکارڈ کرایا

اراکین ایوان کی کارروائی میں ایجنڈے میں امور شامل کرا کے، صرف بحث میں شریک ہو کے یا ایجنڈا پر امور لا کر اور ان پر بحث کر کے شریک ہوتے ہیں۔ ایوان زیریں کے 342 اراکین میں سے 43 فیصد(150) نے اس معیار کے مطابق کارروائی میں شرکت کی۔ 40 اراکین نے ایجنڈے میں اپنے امور شامل کرائے، 55 نے صرف بحث میں شرکت کی جبکہ 55 اراکین نے ہی نہ صرف ایجنڈے میں اپنے امور شامل کرائے بلکہ ان امور پر ہونیوالی بحث میں بھی حصہ لیا۔ بڑی پارلیمانی جماعتوں کے اراکین کے مقابلے میں چھوٹی پارلیمانی

اراکین نے اجلاس کے دوران مجموعی طور پر 383 سوالات اٹھائے۔ ان سوالات میں 217 نشاندہ جبکہ 166 غیر نشاندار سوالات شامل تھے

جماعتوں کے اراکین اس حوالے سے زیادہ متحرک دکھائی دیئے۔ اسی طرح کارروائی میں عملی شرکت کے لحاظ سے مردوں کے مقابلے میں خواتین اراکین زیادہ مستعد نظر آئیں۔

قانون سازی: ایجنڈے پر 13 سرکاری اور دس نجی قانونی مسودات سمیت مجموعی طور پر 23 قانونی مسودات لائے گئے۔ ان مین سے سات سرکاری قانونی مسودات منظور کئے گئے، پانچ کو متعلقہ مجالس ہائے قائمہ کے سپرد کیا گیا جبکہ ایک زیر غور نہ آسکا۔ اسی طرح آٹھ نجی قانونی مسودات متعلقہ مجالس ہائے قائمہ کے سپرد کئے گئے، ایک کو مسترد کر دیا گیا جبکہ ایک نجی قانونی مسودہ زیر غور نہ لایا گیا۔۔ ایوان نے پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائنز کو کمپنی میں تبدیل کرنے کے بل کو پارلیمان کے مشترکہ اجلاس میں پیش کرنے کی ایک تحریک کی بھی منظوری دی۔

قراردادیں: اجلاس کے ایجنڈے پر موجود سات نجی قراردادوں سمیت 09 قرادادوں کی منظوری دی گئی، ایک کو مسترد کیا گیا جبکہ دو قرادادوں کو محرکین کی عدم موجودگی کے باعث نپٹا دیا گیا۔ ایوان نے پرائیویٹ پاور انفرا سٹرکچر بورڈ (ترمیمی) آرڈیننس 2015 میں توسیع کی قرارداد منظور کرنے کے علاوہ بلجیئم کے دارالحکومت برسلز پر دہشت گرد حملوں کی مذمت کی قرارداد بھی منظور کی۔

نجی قراردادوں کے موضوعات ہولی، دیوالی اور ایسٹر کے تہواروں پر اقلیتوں کیلئے عام تعطیل، عمرہ پالیسی کی تشکیل، پاک افغان سرحد کی سیکیورٹی کو مستحکم بنانا، طالبات کو کیمپس ہوسٹلز میں رہائش کی فراہمی، مردم شماری کا انعقاد، بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کا تازہ سروے اور نادرا و پاسپورٹ دفاتر میں خواتین کے الگ کاؤنٹرز کا قیام شامل تھے۔

ایوان میں پیش کی گئی رپورٹس: خزانہ، محصولات، اقتصادی امور، شماریات اور نجکاری پر قائم مجلس ہائے قائمہ نے اپنی قانون سازی کی سفارشات پر مبنی رپورٹس ایوان میں پیش کیں، دفاع پر قائم مجلس قائمہ نے بھی ایک قانونی مسودہ ایوان کو واپس کیا۔ چار مجالس ہائے قائمہ نے نے اپنی معیادی رپورٹس پیش کیں۔ اسی طرح خواتین کی حیثیت پر قائم قومی کمیشن کی سالانہ رپورٹ بھی ایوان میں پیش کی گئی۔

توجہ دلاؤ نوٹس: اجلاس کے دوران نظام کار پر 13 توجہ دلاؤ نوٹس لائے گئے۔ وزیروں یا انکے پارلیمانی سیکرٹریوں نے ان میں سے 11 توجہ دلاؤ نوٹسوں کے جوابات دیئے جبکہ پاکستان کرکٹ بورڈ کی ناقص کارکردگی سے متعلق نوٹس کو محرک نے واپس لے لیا۔ تاہم مشترکہ مفادات کونسل میں وفاق کے زیر انتظام قبائلی علاقوں (فاٹا) کی عدم نمائندگی سے متعلق نوٹس کو زیر غور نہ لایا گیا۔

سوالات: اراکین نے اجلاس کے دوران مجموعی طور پر 383 سوالات اٹھائے۔ ان سوالات میں 217 نشاندہ جبکہ 166 غیر نشاندار سوالات شامل تھے۔ ایوان زیریں کے قواعد و ضوابط کے مطابق حکومت کو نشاندہ سوالات کے جوابات زبانی اور تحریری دونوں صورتوں میں جبکہ غیر نشاندہ سوالات کے جوابات صرف تحریری صورت میں پیش کرنے ہوتے ہیں۔ تاہم ایوان زیریں میں صرف 57 (ایک چوتھائی) سوالات کے جوابات زبانی طور پر دیئے گئے۔ تمام سوالات 34 وزارتوں اور محکموں سے متعلق تھے۔ سب سے زیادہ (55)

پاکستان پیپلز پارٹی سے تعلق رکھنے والے اراکین نے 112، پاکستان تحریک انصاف کے اراکین نے 101، پاکستان مسلم لیگ (ن) کے اراکین نے 51، متحدہ قومی موومنٹ کے اراکین نے بھی 51، جمعیت العلما اسلام (ف) کے اراکین نے 33، آزاد اراکین نے 16، جماعت اسلامی پاکستان کے اراکین نے 13، پختون خوا ملی عوامی پارٹی کے اراکین نے 06، اور عوامی جمہوری اتحاد کے اراکین نے ایک سوال دریافت کیا

نجی قراردادوں کے موضوعات

- ⇐ ہولی، دیوالی اور ایسٹر کے تہواروں پر اقلیتوں کیلئے عام تعطیل
- ⇐ عمرہ پالیسی کی تشکیل
- ⇐ پاک افغان سرحد کی سیکیورٹی کو مستحکم بنانا
- ⇐ طالبات کو کیمپس ہوسٹلز میں رہائش کی فراہمی
- ⇐ مردم شماری کا انعقاد
- ⇐ بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کا تازہ سروے
- ⇐ نادرا و پاسپورٹ دفاتر میں خواتین کے الگ کاؤنٹرز

سوالات وزارت داخلہ و انسداد منشیات سے دریافت کئے گئے، اسکے بعد وزارت بجلی و پانی سے (53) سوالات جبکہ خزانہ، محصولات، اقتصادی امور، شماریات اور نجکاری کی وزارت سے 41 سوالات دریافت کئے گئے۔

پاکستان پیپلز پارٹی سے تعلق رکھنے والے اراکین نے 112، پاکستان تحریک انصاف کے اراکین نے 101، پاکستان مسلم لیگ(ن) کے اراکین نے 51، متحدہ قومی موومنٹ کے اراکین نے بھی 51، جمعیت العلما اسلام (ف) کے اراکین نے 33، آزاد اراکین نے 16، جماعت اسلامی پاکستان کے اراکین نے 13، پختون خوا ملی عوامی پارٹی کے اراکین نے 06، اور عوامی جمہوری اتحاد کے اراکین نے ایک سوال دریافت کیا۔ سوالات دریافت کرنے والوں میں 27 خواتین اور پچیس مرد اراکین شامل تھے۔

تحاریک زیر ضابطہ 259 اور 244(بی): ایوان نے ایجنڈے پر موجود 10 تحاریک زیر ضابطہ 259 میں سے کسی ایک پر بھی بحث نہ کی، اسی طرح تحریک زیر ضابطہ 244(بی) جس میں گزشتہ تین سال کے دوران معاف کرائے جانیوالے قرضوں پر بحث کیلئے کہا گیا تھا پر بھی غور نہ کیا گیا۔

ضابطہ 87 کے تحت عوامی اہمیت کے معاملات: پاکستان پیپلز پارٹی کے ایک رکن کی طرف سے زیر ضابطہ 87 اٹھائے گئے عوامی اہمیت کے ایک معاملے میں قومی احتساب بیورو کی کارکردگی پر بحث کی گئی۔ نجی اراکین کی کارروائی کے دن ہونیوالی اس بحث میں چار اراکین نے 34 منٹ تک اظہار خیال کیا۔

نکات ہائے اعتراض: اجلاس کے دوران اراکین نے 110 نکات ہائے اعتراض اٹھائے۔ گورننس، سیکیورٹی، ترقی اور ایوان کی کارروائی سے متعلقہ مختلف معاملات پر بات کرتے ہوئے اراکین نے اجلاس کے مجموعی وقت میں سے چار گھنٹے صرف کئے۔

احتجاج: اجلاس کے دوران حزب اختلاف سے تعلق رکھنے والی خواتین اراکین نے انہیں ترقیاتی فنڈز سے محروم رکھنے کیخلاف احتجاج ریکارڈ کرایا۔ جمعیت العلما اسلام (ف) کی ایک خاتون رکن نے بھی نکتہ ہائے اعتراض پر بولنے کی اجازت نہ ملنے کیخلاف احتجاج کیا۔

کورم: اجلاس کے دوران صرف ایک مرتبہ کورم کی نشاندہی کی گئی۔

ایوان نے ایجنڈے پر موجود 10 تحاریک زیر ضابطہ 259 میں سے کسی ایک پر بھی بحث نہ کی

مشترکہ اجلاس

وزیراعظم صرف 44 منٹ کیلئے شریک ہوئے

حکومت پی آئی اے کو کمپنی بنانے کا بل منظور کرانے میں کامیاب

ایوان بالا کے چیئرمین اور ڈپٹی چیئرمین کسی نشست میں شریک نہ ہوئے

21مارچ 2016 کو مجلس شوریٰ (پارلیمان) کا مشترکہ اجلاس شروع ہوا۔ مشترکہ اجلاس کے انعقاد کا اصل مقصد ان قانونی مسودات کی منظوری حاصل کرنا تھا جنہیں حکومت نے ایوان زیریں میں حاصل عددی اکثریت باعث منظور تو کرا لیا تاہم ایوان زیریں میں اسے مزاحمت کا سامنا تھا۔ ایسی صورت میں آئین اس بات کی گنجائش فراہم کرتا ہے کہ حکومت دونوں ایوانوں کے مشترکہ اجلاس میں ان کو متعارف کرائے اور منظوری حاصل کرے۔

تین نشستوں پر محیط سپیکر (ایوان زیریں) کی زیر صدارت اجلاس کی تینوں نشستیں مقررہ وقت کی بجائے تاخیر کیساتھ شروع ہوئیں۔ وزیر اعظم صرف ایک نشست میں شریک ہوئے تاہم دونوں ایوانوں کے قائدین حزب اختلاف نے تمام نشستوں میں شرکت کی۔ ایوان زیریں کے ڈپٹی سپیکر اجلاس کی دو نشستوں شریک ہوئے جبکہ ایوان بالا کے چیئرمین اور ڈپٹی چیئرمین نے کسی نشست میں شرکت نہ کی۔ ایوان بالا میں قائد ایوان بھی نشستوں میں شریک رہے۔

اکیس مارچ کو پہلی نشست میں ایوان نے ایک قانونی مسودے کی منظوری دی۔ اس نشست کا دورانیہ 03 گھنٹے 34 منٹ رہا۔ طے شدہ وقت 05 بجے شام کی

> **عوامی نیشنل پارٹی کے ایک سینیٹر نے انکی جماعت کو پاکستان انٹر نیشنل ایئر لائنز کارپوریشن (تبدیلی) بل 2016 سے متعلق اعتماد میں نہ لینے کیخلاف 10 منٹ دورانیئے کا علامتی واک آؤٹ کیا۔**

بجائے 05 بج کر 46 منٹ پر شروع ہونیوالی اس مکمل نشست کی صدارت سپیکر نے کی۔ ایوان زیریں ڈپٹی سپیکر موجود تھے تاہم ایوان بالا کے چیئرمین اور ڈپٹی چیئرمین دونوں موجود نہ تھے۔ وزیر اعظم صرف 44 منٹ کیلئے شریک ہوئے۔ قائدِ حزبِ اختلاف نے مکمل نشست میں شرکت کی۔

> **جماعت اسلامی کے سوا حزب اختلاف کی تمام جماعتوں کے اراکین نے جمیعت العلما اسلام (ف) کے ایک رکن کی طرف سے پاکستان تحریک انصاف کی ایک خاتون رکن سے متعلق مبینہ نازیبا ریمارکس کیخلاف ایوان سے واک آؤٹ کیا۔**

نشست کا آغاز 263 (59 فیصد) اور اختتام 112 (25 فیصد) اراکین کی موجودگی میں ہوا۔ متحدہ قومی موومنٹ، پاکستان مسلم لیگ فنکشنل، پختونخوا ملی عوامی پارٹی، عوامی نیشنل پارٹی، قومی وطن پارٹی شیر پاؤ، جماعت اسلامی، آل پاکستان مسلم لیگ، عوامی مسلم لیگ پاکستان اور پاکستان مسلم لیگ ضیا کے پارلیمانی قائدین کے علاوہ 10 اقلیتی اراکین بھی اجلاس میں شریک ہوئے۔

ایوان نے گیس (چوری کی روک تھام اور وصولی) بل 2014 کی منظوری دی تاہم ایجنڈے پر موجود چھ دیگر قانونی مسودات زیر غور نہ آ سکے۔

اراکین نے 10 نکات ہائے اعتراض کے ذریعے 91 منٹ تک مختلف معاملات پر بات کی۔ متحدہ قومی موومنٹ سے تعلق رکھنے والے اراکین نے اپنے کارکنوں کی گرفتاریوں کے خلاف 07 بج کر 07 منٹ پر ایوان سے واک آؤٹ کیا اور 07 بج کر 43 منٹ پر واپس آ گئے۔

22مارچ2016 کو مجلس شوریٰ (پارلیمان) کے مشترکہ اجلاس کی دوسری نشست میں ایوان نے چھ قانونی مسودات خصوصی پارلیمانی مجلس کے سپرد کرتے ہوئے، اجلاس 11اپریل تک ملتوی کر دیا۔ نشست کا دورانیہ صرف 13 منٹ رہا۔ طے شدہ وقت ساڑھے گیارہ بجے صبح کی بجائے دوپہر ایک بج کر 25 منٹ پر شروع ہونیوالی نشست کی صدارت کے فرائض سپیکر نے انجام دیئے۔ وزیراعظم، قائدین حزب اختلاف اور ایوان زیریں کے ڈپٹی سپیکر، ایوان بالا کے چیئرمین و ڈپٹی چیئرمین اور قائد ایوان نشست میں شریک نہ ہوئے۔ نشست کے آغاز پر190 (43فیصد) اور اختتام پر236 (53فیصد) اراکین کی موجودگی مشاہدہ کی گئی، 08اقلیتی اراکین بھی اجلاس میں شریک ہوئے۔

ایوان نے پاکستان انٹرنیشنل ایئرلائنز کارپوریشن (تبدیلی) بل 2016، امیگریشن (ترمیمی) بل 2014، سول سرونٹس (ترمیمی) بل 2014، اینٹی ریپ لاز (فوجداری قوانین ترمیمی) بل 2015 عزت کے نام پر قتل کے انسدادی قوانین (فوجداری قوانین ترمیمی) بل 2015، اور نجکاری کمیشن (دوسرا ترمیمی) بل2015 کو خصوصی پارلیمانی کمیٹی کے سپرد کرنے کیلئے ایک تحریک کی منظوری دی۔ 07 اراکین قومی اسمبلی اور 03 سینیٹرز پر مشتمل اس دس رکنی خصوصی پارلیمانی کمیٹی کو ان قانونی مسودات سے متعلق 07 اپریل تک رپورٹ جمع کرانیکی ہدائت کی گئی۔ نشست کے دوران ایک رکن نے ایک نکتہ اعتراض کے ذریعے 02منٹ تک اظہار خیال کیا۔

11 اپریل کو مجلس شوریٰ (پارلیمان) کے مشترکہ اجلاس کی تیسری و آخری نشست میں ایوان نے نجی اراکین کے تین قانونی مسودات سمیت چار قانونی مسودات کی منظوری دی، جس کے بعد سپیکر نے اجلاس غیر معینہ مدت تک ملتوی کر دیا۔

اجلاس کی تینوں نشستیں مقررہ وقت کی بجائے تاخیر کیساتھ شروع ہوئیں۔

طے شدہ وقت ساڑھے گیارہ بجے صبح کی بجائے 11بج کر 12 منٹ پر شروع ہونیوالی اس نشست کا دورانیہ 05 گھنٹے 08منٹ رہا۔ اس دوران ایوان کی کارروائی وقفہ نماز کے باعث 01 گھنٹہ 57 منٹ تک معطل بھی رہی۔ نشست کا آغاز 76 (17 فیصد) اور اختتام 203 (45 فیصد) اراکین کی موجودگی کیساتھ ہوا۔

نشست کی صدارت کے فرائض سپیکر نے انجام دیئے۔ ایوان زیریں کے ڈپٹی سپیکر موجود تھے تاہم ایوان بالا کے چیئرمین و ڈپٹی چیئرمین نشست میں شریک نہ ہوئے۔ وزیرِاعظم نے شرکت نہ کی جبکہ ایوان بالا میں قائد ایوان نشست میں 171 منٹ کیلئے شریک ہوئے۔ پارلیمان کے دونوں ایوانوں کے قائدین حزب اختلاف بالترتیب 173 اور 182 منٹ تک نشست میں موجود رہے۔

ایوان بالا میں قائد ایوان اور پاکستان مسلم لیگ (ن) کے ایک رکن نے 01 گھنٹہ 07 منٹ تک پانامہ لیکس کے معاملے پر اظہار خیال کیا۔

وزیر قانون ، انصاف اور ماحولیاتی تبدیلی نے پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائنز کارپوریشن (تبدیلی) بل2016، امیگریشن (ترمیمی) بل2016، سول سرونٹس (ترمیمی) بل2016، اینٹی ریپ لاز (فوجداری قوانین ترمیمی) بل2015، اور نجکاری کمیشن (دوسرا ترمیمی) بل 2016 سے متعلق مشترکہ اجلاس کی کمیٹی کی رپورٹس پیش کیں تاہم عزت کے نام پر قتل کے انسدادی قوانین (فوجداری قوانین ترمیمی) بل2015 سے متعلق رپورٹ پیش نہ کی گئی۔

ایوان نے ان رپورٹس کی روشنی میں پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائنز کارپوریشن (تبدیلی) بل 2016، امیگریشن (ترمیمی) بل 2016، سول سرونٹس (ترمیمی) بل2016 اور نجکاری کمیشن (دوسرا ترمیمی) بل2016 کی منظوری دی تاہم ایوان نے اینٹی ریپ لاز (فوجداری قوانین ترمیمی) بل 2015 اور عزت کے نام پر قتل کے انسدادی قوانین (فوجداری قوانین ترمیمی) بل2015 کو موخر کر دیا۔

ایوان بالا میں قائد ایوان اور پاکستان مسلم لیگ (ن) کے ایک رکن نے 01 گھنٹہ 07 منٹ تک پانامہ لیکس کے معاملے پر اظہار خیال کیا۔ اراکین نے 07 نکات ہائے اعتراض پر10 منٹ تک اظہار خیال کیا۔ عوامی نیشنل پارٹی کے ایک سینیٹر نے انکی جماعت کو پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائنز کارپوریشن (تبدیلی) بل2016 سے متعلق اعتماد میں نہ لینے کیخلاف 10 منٹ دورانیئے کا علامتی واک آوٹ کیا۔ جماعت اسلامی کے سوا حزب اختلاف کی تمام جماعتوں کے اراکین نے جمعیت العلما اسلام (ف) کے ایک رکن کی طرف سے پاکستان تحریک انصاف کی ایک خاتون رکن سے متعلق مبینہ نازیبا ریمارکس کیخلاف ایوان سے واک آوٹ کیا۔ مسلم لیگ (ن) کی خواتین 02 منٹ کے بعد جبکہ باقی اراکین 04منٹ کے بعد ایوان میں واپس آ گئے۔

27واں اجلاس

10قراردادوں،1 قانونی مسودہ کی منظوری

25 اراکین نےایوان کی کارروائی میں بالکل خاموش بیٹھے رہے

اجلاس کی ہر نشست اوسطاً 35 منٹ تاخیر کیساتھ شروع ہوئی

بلوچستان کے صوبائی ایوان کے 27 ویں اجلاس کے دوران کم حاضری کیساتھ 10 قراردادوں اور ایک قانونی مسودے کی منظوری دی گئی جبکہ صوبائی ایوان 25 اراکین نے کسی بھی اعتبار سے ایوان کی کارروائی میں عملی شرکت نہ کی۔

حاضری: سات نشستوں پر مشتمل 27 واں اجلاس 26 مارچ کو شروع اور 11 اپریل کو ختم ہوا۔ پوارے اجلاس کے دوران اراکین کی حاضری کی شرح کم رہی۔ ہر نشست کے آغاز اوسطاً 19 (30 فیصد) جبکہ اختتام 18 (28 فیصد) اراکین کی موجودگی کیساتھ ہوا جبکہ اقلیتی نشست پر نامزد اراکین کی فی نشست اوسط حاضری ایک رکن رہی۔

اجلاس کا دورانیہ: اجلاس کی ہر نشست اوسطاً 35 منٹ تاخیر کیساتھ شروع ہوئی اور 142 منٹ تک جاری رہی۔ اجلاس کی طویل ترین نشست 29 مارچ 2016 اور مختصر ترین 11 اپریل کو منعقد ہوئی، جنکا دورانیہ بالترتیب 2 گھنٹے 32 منٹ اور 45 منٹ رہا۔

اس اجلاس کی اہم ترین بات اجلاس کی کارروائی مُں اراکین کی عدم دلچسپی تھی، جیسا کہ 25 اراکین بالکل خاموش بیٹھے رہے۔ جن اراکین نے اجلاس کی کارروائی میں عملی شرکت سے گریز کیا ان میں سے سب سے زیادہ 12 اراکین کا تعلق پاکستان مسلم لیگ (ن)، 04 کا جمعیت العلما اسلام (ف)، تین، تین کا تعلق نیشنل پارٹی اور پاکستان مسلم لیگ جبکہ ایک ایک رکن کا تعلق پختون خوا ملی

عوامی پارٹی اور بلوچستان نیشنل پارٹی ، عوامی) سے تھا۔ ایوان میں موجود واحد آزاد رکن نے بھی کارروائی میں حصہ نہ لیا۔

فری اینڈ فیئر الیکشن نیٹ ورک کے مشاہدہ کار کارروائی میں اراکین کی شرکت کو تین لحاض سے جانچتا ہے۔ وہ اراکین جو صرف ایجنڈا جمع کراتے ہیں۔ وہ اراکین جو ایجنڈے مین شامل امور پر بحث کرتے ہیں۔ وہ اراکین جو ایجنڈا جمع کراتے اور اس پر بحث بھی کرتے ہیں۔

اراکین کی کارروائی میں شرکت کو اس لحاظ سے دیکھیں تو صرف 06 (09 فیصد) اراکین نے نظام کار (ایجنڈے) میں امور شامل کرائے، 14 (22 فیصد) نے ایجنڈے پر موجود امور پر بحث کی جبکہ 19(30 فیصد) اراکین نے ایجنڈے میں نہ صرف امور شامل کرائے بلکہ ان پر بحث بھی کی۔ پختون خوا ملی عوامی پارٹی کے 13 اراکین نے کارروائی میں بھرپور انداز میں شرکت کی۔ دیگر جماعتوں کے کارروائی میں شریک اراکین میں نیشنل پارٹی اور پاکستان مسلم لیگ (ن) کے آٹھ، آٹھ، جمیعت العلما اسلام (ف) کے چار، پاکستان مسلم لیگ اور بلوچ نیشنل پارٹی کے دو، دو جبکہ عوامی نیشنل پارٹی اور مجلس وحدت المسلمین کے ایک ایک رکن شامل تھے۔ اپنے مرد ہم منصبوں کے مقابلے میں ایوان کی خواتین اراکین کی شرکت کی شرح زیادہ رہی اور انہوں نے بحث میں شرکت اور ایجنڈا آئٹم جمع کراتے ہوئے 92 فیصد کارروائی مین حصہ لیا تاہم مرد اراکین کی شرح صرف 54 فیصد رہی۔

سیکیورٹی اور ترقی کے موضوعات اراکین کی توجہ کا مرکز بنے رہے۔ اراکین نے توانائی اور پاور سیکٹر کی ملازمتوں میں بلوچستان کے کوٹے پر عمل در آمد کا مطالبہ کیا۔ اراکین نے مختلف قراردادوں کے ذریعے صوبے کے زرعی شعبے کی ترقی، چھوٹے آبی ذخائر کی تعمیر کی ضرورت، قطراتی آبپاشی کی تربیت اور کاشتکاروں کیلئے بجلی کی لوڈشیڈنگ ختم کرنے جیسے امور کو اجاگر کیا۔ اجلاس کے دوران ایوان نے صرف ایک قانونی مسودے، بلوچستان، گواہوں کے تحفظ کے بل 2015 کی منظوری دی۔

ایوان نے اجلاس کے نظام کار (ایجنڈے) پر آنیوالی دس میں سے چھ قراردادوں کی منظوری دی۔ ان قراردادوں کے موضوعات لوڈشیڈنگ میں کمی، نوجوانوں کیلئے صوبائی آرٹ گیلری کو سودمند بنانے، صوبے کے مختلف اضلاع کو اضافی بجلی کی فراہمی، بارش کے پانی کو ذخیرہ کرنے کیلئے چھوٹے ڈیموں کی تعمیر اور زیارت کو سیاحتی مقام قرار دینا تھے۔

منظور کی گئی قراردادوں میں صوبے میں بھارتی خفیہ ایجنسی را کی مداخلت اور دہشت گردی کی بڑھتی ہوئی وارداتوں سے متعلق ایک ایسی قرارداد تھی جسے قبل ازیں قائد حزب اختلاف نے تحریک التوا کے طور پر بھی پیش کیا تھا۔ سرکاری ملازمین کو مذہبی تہواروں پر ایک اضافی تنخواہ بطور بونس ادا کرنے اور صوبے میں طالبات کے نئے کالجوں کی تعمیر کیلئے فنڈز مختص کرنے سے متعلق دو قراردادوں کو ایوان نے مسترد کر دیا۔ اسی طرح دو دیگر قراردادیں جن میں ژوب تا مغل کوٹ سڑک کی تعمیر کیلئے فنڈز مختص کرنے اور کاشتکاروں کیلئے قطراتی آبپاشی کی تربیت فراہم کرنیکی قراردادیں موخر کر دی گئیں۔

اجلاس کے دوران تین نشستوں میں وقفہ سوالات منعقد کیا گیا۔ اراکین نے مختلف محکموں سے متعلق 26 سوالات اٹھائے۔ مختلف محکموں نے 11 نشاندہ سوالات کے جوابات ایوان میں دیئے جبکہ محرکین کی عدم موجودگی کے باعث 15 سوالات کے جوابات نہ مل سکے۔

سپیکر نے تمام سات نشستوں میں شرکت کی اور اجلاس کے مجموعی وقت کا 75 فیصد وقت تک اجلاس کی صدارت کے فرائض نبھائے۔ بقیہ 25 فیصد وقت کی صدارت چیئرپرسنوں کے پینل کے ایک رکن نے انجام دیئے۔ واضح رہے کہ ڈپٹی سپیکر کی نشست 23 دسمبر 2015 سے خالی ہے۔

وزیراعلیٰ (قائد ایوان) صرف دو نشستوں میں شیک ہوئے اور 26 فیصد وقت جبکہ جبکہ قائد حزب اختلاف نے تین نشستوں میں اجلاس کے مجموعی وقت کا 43 فیصد ایوان میں گزارا۔ پارلیمانی قائدین میں سے پختون خوا ملی عوامی پارٹی اور پاکستان مسلم لیگ کے پارلیمانی قائدین نے سب سے زیادہ پانچ نشستوں، عوامی نیشنل پارٹی اور مجلس وحدت المسلمین کے پارلیمانی قائدین نے چار، چار نشستوں اور نیشنل پارٹی کے پارلیمانی قائدنے دو نشستوں میں شرکت کی تاہم بلوچ نیشنل پارٹی کے پارلیمانی قائد کسی نشست میں شریک نہ ہوئے۔

اجلاس کے دوران واک آوٹس کے تین واقعات مشاہدے میں آئے۔ پہلا واک آوٹ پانچویں نشست میں جمعیت العلما اسلام کے ایک رکن نے قائد حزب اختلاف کی ایک تحریک التوا کو ایجنڈے میں شامل نہ کرنے کیخلاف کیا۔ واک آوٹ کے دیگر دو واقعات میں سے ایک پوری حزب اختلاف اور ایک نیشنل پارٹی کی ایک خاتون رکن کی طرف سے کئے گئے۔ واک آوٹ کی تینوں واقعات کا مجموعی دورانیہ 54 منٹ رہا۔

ایک حکومتی اور دو مجلس قائمہ کی رپورٹس سمیت تین رپورٹیں ایوان میں پیش کی گئیں جبکہ اراکین نے اجلاس کے دوران 39 نکات ہائے اعتراض پر 164 منٹ تک مختلف امور پر اظہار خیال کیا۔ اجلاس کے نظام کار پر موجود دو تحاریک التوا میں سے ایک بحث کیلئے منظور کی گئی جبکہ دوسری کو مسترد کر دیا گیا۔

24واں اجلاس

تیرہ قانونی مسودات نوقراردادوں کی منظوری

اجلاس کی تمام نشستیں مقررہ وقت کی بجائے تاخیر کیساتھ شروع ہوئیں

متحدہ قومی موومنٹ نے ایوان کے اندر پانچ بار احتجاج کیا، تین واک آوٹ بھی کئے

سندھ کے صوبائی ایوان (اسمبلی) کے 24ویں اجلاس میں ایوان نے 13 قانونی مسودات اور نو قراردادوں کی منظوری دی ۔ فری اینڈ فیئر الیکشن نیٹ ورک (فافن) کی براہ راست مشاہدہ کاری پر مبنی 24ویں اجلاس کی روداد کے مطابق اجلاس کے دوران ایجنڈے پر مجموعی طور پر 16 قانونی مسودات لائے گئے جن میں سے ایوان نے 13 قانونی مسودات کی منظوری دی۔ منظور کئے گئے مسودات میں سے سات میں نئی قانون سازی کی گئی جبکہ چھ قانونی مسودات پہلے سے موجود قانون سازی میں ترامیم کیلئے تھے۔ ایک نجی قانونی مسودے سمیت دو قانونی مسودات سوسائٹیز رجسٹریشن (سندھ ترمیمی) بل 2015 اور ملیر ترقیاتی ادارہ (ترمیمی) بل 2016 کو زیر غور نہ لایا گیا جبکہ ایک قانونی مسودے لیاری ترقیاتی ادارہ (ترمیمی) بل 2016 کو ایوان نے مسترد کر دیا۔

سترہ نشستوں پر مشتمل 24واں اجلاس 21 مارچ کو شروع اور 03 مئی 2016 کو ختم ہوا۔ اجلاس کی تمام نشستوں میں اراکین کی حاضری کی شرح کم رہی ۔ ہر نشست کا آغاز اوسطاً 32 (20 فیصد) اور اختتام 53 (33 فیصد) اراکین کی موجودگی میں ہوا۔ اقلیتی اراکین کی فی نشست حاضری کی اوسط تین رہی۔ ہر نشست مقررہ وقت کی بجائے اوسطاً ایک گھنٹہ 05 منٹ تاخیر کیساتھ شروع ہوئی اور 02 گھنٹے 28 منٹ تک جاری رہی۔ سب سے طویل نشست 26 اپریل کو منعقد ہوئی جو 04 گھنٹے 23 منٹ دورانیے کی تھی جبکہ مختصر ترین نشست کا دورانیہ صرف دو منٹ رہا اور یہ نشست 25 مارچ 2016 کو منعقد ہوئی تھی۔

سپیکر نے 16 نشستوں میں شرکت کی اور اجلاس کے مجموعی وقت کے 70 فیصد تک کیلئے صدارت کے فرائض نبھائے۔ ڈپٹی سپیکر نے آٹھ نشستوں میں شرکت کی اور 21 فیصد وقت اجلاس کی صدارت پر صرف کیا جبکہ بقیہ وقت کی صدارت کے فرائض چیئر پرسنوں کے پینل کے ایک رکن کے حصے میں آئے۔

قائد ایوان (وزیر اعلیٰ) نے سات نشستوں میں 18 فیصد وقت جبکہ قائد حزب اختلاف نے 08 نشستوں میں 26 فیصد وقت ایوان میں گزارا۔ پارلیمانی قائدین میں سے پاکستان پیپلز پارٹی کے پارلیمانی قائد نے 15 نشستوں، مسلم

منظور شدہ قانونی مسودات

- کراچی ترقیاتی ادارہ (بحالی و ترامیم) بل 2016
- سندھ فیکٹریز بل 2015
- سندھ شرائط ملازمت (سٹینڈنگ آرڈرز) بل 2015
- سندھ شاپس اینڈ کمرشل اسٹیبلشمنٹ بل 2015
- سندھ سروسز ٹریبونلز (ترمیمی) بل 2016
- سندھ کمپنیوں کا منافع (کارکنوں کی شرکت) بل 2015
- بے نظیر بھٹو شہید یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی اینڈ سکل ڈویلپمنٹ خیر پور بل 2016
- سندھ لوکل گورنمنٹ (دوسرا ترمیمی) بل 2016
- سندھ لوکل گورنمنٹ (چوتھا ترمیمی) بل 2016
- سندھ لوکل گورنمنٹ (تیسرا ترمیمی) بل 2016
- سندھ ایمپلائیز اولڈ ایج بینیفٹ (ترمیمی) بل 2016
- سندھ سینیئر سٹیزنز ویلفیئر بل 2014
- سندھ جبری مشقت (خاتمہ) بل 2015

لیگ (ن) کے پارلیمانی قائد نے 14 ، پاکستان تحریک انصاف اور مسلم لیگ فنکشنل کے پارلیمانی قائدین نے چودہ، چودہ نشستوں میں شرکت کی۔

وزیراعلیٰ نے سات نشستوں میں 18 فیصد جبکہ قائد حزب اختلاف نے 08 نشستوں میں 26 فیصد وقت ایوان میں گزارا

ایوان نے ایجنڈے پر موجود 21 میں سے 09 قراردادوں کی منظوری دی۔ ان میں سے چار قراردادیں گورننس کے مسائل، دو، دو شعبہ تعلیم، تعزیت اور خراج عقیدت پیش کرنے اور ایک قرارداد توانائی کے شعبے سے متعلق تھی۔

اراکین نے اجلاس کے دوران مجموعی طور پر 39 توجہ دلاؤ نوٹس اٹھائے جن میں سے 32 کے جوابات متعلقہ وزارتوں نے دیئے جبکہ سات توجہ دلاؤ نوٹسوں کو زیر غور نہ لایا گیا۔ جن توجہ دلاؤ نوٹسوں کا جواب دیا گیا ان میں سے 12 مقامی حکومتوں سے متعلق تھے، صحت اور داخلہ سے متعلق پانچ پانچ، تعلیم اور ادب سے متعلق تین تین جبکہ ایکسائز اور ٹیکسیشن، خزانہ، خدمات، جنرل ایڈمنسٹریشن، ٹرانسپورٹ، جنگلی حیات اور ورکس و سروسز ڈیپارٹمنٹ سے متعلق ایک ایک نوٹس کا جواب دیا گیا۔

24 ویں اجلاس کے دوران اراکین نے مختلف محکموں سے متعلق 68 سوالات اٹھائے جن میں سے 46 نشاندہ سوالات کے جوابات دیئے گئے جبکہ بقیہ 22 سوالات محرکین کی عدم موجودگی کے باعث زیر غور نہ آئے۔ اراکین نے دیئے گئے جوابات کی مزید وضاحت کیلئے 219 ضمنی سوالات بھی دریافت

خاص نکات

- ستره نشستوں پر مشتمل اجلاس 21 مارچ کو شروع اور 03 مئی کو ختم ہوا
- تمام نشستوں میں اراکین کی حاضری کی شرح کم رہی
- ہر نشست مقررہ وقت کی بجائے اوسطا ایک گھنٹہ 05 منٹ تاخیر کیساتھ شروع ہوئی اور 02 گھنٹے 28 منٹ تک جاری رہی
- طویل ترین نشست 26 اپریل، مختصر ترین نشست 25 مارچ 2016 کو منعقد ہوئی
- سپیکر نے 16 جبکہ ڈپٹی سپیکر نے آٹھ نشستوں میں شرکت کی
- وزیراعلیٰ نے سات نشستوں میں 18 فیصد جبکہ قائد حزب اختلاف نے 08 نشستوں میں 26 فیصد وقت ایوان میں گزارا
- پاکستان پیپلز پارٹی کے پارلیمانی قائد نے سب سے زیادہ 15 نشستوں میں شرکت کی
- اجلاس کے دوران مجموعی طور پر 39 توجہ دلاؤ نوٹس اٹھائے گئے
- اراکین نے مختلف محکموں سے متعلق 68 سوالات اٹھائے
- پاکستان مسلم لیگ فنکشنل کے اراکین نے سب سے زیادہ 28 سوالات اٹھائے
- جوابات کی مزید وضاحت کیلئے 219 ضمنی سوالات بھی دریافت کئے گئے
- ایوان میں احتجاج کے پانچ اور واک آؤٹ کے تین واقعات مشاہدے میں آئے

نے دیئے گئے جوابات کی مزید وضاحت کیلئے 219 ضمنی سوالات بھی دریافت کئے۔

اجلاس کے دوران جن اراکین نے سوالات اٹھائے انکی جماعتی وابستگی کے اعتبار سے مشاہدے میں آیا کہ مسلم لیگ فنکشنل کے اراکین نے سب سے زیادہ 28 سوالات اٹھائے۔ دوسرے نمبر پر متحدہ قومی موومنٹ کے اراکین رہے جنھوں نے 26 سوالات اٹھائے۔

پاکستان تحریک انصاف کے اراکین نے 08، پاکستان پیپلز پارٹی کے اراکین نے 06 سوالات اٹھائے جبکہ مسلم لیگ (ن) کے اراکین نے کوئی سوال دریافت نہ کیا۔

اراکین نے اجلاس کے دوران مجموعی طور پر 136 نکات اعتراض اٹھائے جن پر اجلاس کے مجموعی وقت میں سے 172 منٹ صرف ہوئے۔ سب سے زیادہ 23 نکات ہائے اعتراض چوتھی نشست کے دوران اٹھائے گئے اور ان پر 23 منٹ ہی صرف ہوئے جبکہ سب سے کم یعنی ایک نکتہ اعتراض نویں نشست میں مشاہدہ کیا گیا اور اس پر صرف ایک منٹ صرف ہوا۔

ایوان میں 08 رپورٹس پیش کی گئیں جبکہ چار رپورٹس کے پیش کرنے کے وقت میں توسیع کی گئی۔ ایک رپورٹ جسکا موضوع صوبائی محکموں کے حسابات کی درستگی تھا کو مزید غوروخوض کیلئے متعلقہ مجلس کے سپرد کیا گیا جبکہ ایجنڈے پر موجود قانونی مسودات سے متعلق دو رپورٹس کو اجلاس کے دوران زیر غور نہ لایا گیا۔

ایوان میں پیش کی گئی رپورٹس میں قانون سازی سے متعلق مجالس ہائے قائمہ کی چار رپورٹس، 2013 سے 2016 کے درمیان ایوان کی طرف سے منظور کی گئی قراردادوں پر مختلف صوبائی محکموں کی طرف سے عملدرآمد سے متعلق رپورٹ اور رواں مالی سال کے دوران موجودہ صوبائی محصولات کی وصولی، کیپیٹل ڈویلپمنٹ اور اخراجات کی رپورٹ شامل تھیں۔

اجلاس کے دوران ایوان میں احتجاج کے پانچ اور واک آؤٹ کے تین واقعات مشاہدے میں آئے جن پر اجلاس کے مجموعی وقت میں سے 77 منٹ صرف ہوئے۔

آخری دو نشستوں کے دوران متحدہ قومی موومنٹ کی طرف سے احتجاج اور واک آؤٹ کے متعدد واقعات مشاہدے میں آئے جنکے باعث چیئر کو قبل از وقت نشستیں ملتوی کرنی پڑیں۔

اجلاس کے دورا اراکین نے چھ تحاریک استحقاق پیش کیں جن میں سے ایک مسترد ہوئی جبکہ ایک تحریک کو متعلقہ مجلس قائمہ کے سپرد کیا گیا۔ بقیہ چار تحاریک استحقاق میں سے دو کو محرکین نے واپس لے لیا جبکہ دو کو زیر غور نہ لایا گیا۔

20واں اجلاس

پاناما لیکس کے انکشافات پر بحث کے دوران ماحول تلخ

وزیراعلیٰ کسی بھی نشست میں شریک نہ ہوئے، حزب اختلاف برہم

امن وامان کی صورتحال سے متعلق سات توجہ دلاؤ نوٹسوں پر بحث

پنجاب کے صوبائی ایوان کے 20ویں اجلاس میں 11 قانونی مسودات اور 14 قراردادوں کی منظوری دی گئی۔۔ گلشن اقبال پارک لاہور میں خود کش دھماکے کے ایک روز بعد 30 مارچ 2016 کو شروع ہونیوالے اس اجلاس میں اس افسوسناک سانحے پر بحث کے علاوہ پانامہ لیکس میں میں وزیر اعظم کے خاندان کے آف شور بزنس سے متعلق انکشاف اور قبل از بجٹ بحث بھی کی گئی۔

15 مارچ 2016 تک 13 نشستوں میں منعقدہ اجلاس کا مجموعی دورانیہ 35 گھنٹے اور 31 منٹ ریکارڈ کیا گیا۔ اجلاس کی ہر نشست اوسطا 01 گھنٹہ 09 منٹ تاخیر کیساتھ شروع ہوئی اور 02 گھنٹے 43 منٹ جاری رہی۔ وزیراعلیٰ (قائد ایوان) کسی بھی نشست میں شریک نہ ہوئے تاہم قائد حزب اختلاف نے 10 نشستوں میں شرکت کی۔ سپیکر نے اجلاس کے مجموعی وقت میں سے 56 فیصد وقت تک اور ڈپٹی سپیکر نے 37 فیصد وقت تک صدارت کے فرائض نبھائے جبکہ بقیہ وقت کی صدارت چیئر پرسنوں کے پینل کے ایک رکن نے نبھائی۔

قانون سازی: اجلاس کے ایجنڈے پر 12 سرکاری قانونی مسودات (بلز) اور ایک آرڈیننس لائے گئے۔ ایوان نے مقامی حکومتوں، ادارہ جاتی ترقی، قدرتی وسائل، انتظام، گوشت کی فروخت اور ٹرانسپورٹ جیسے اہم موضوعات سے متعلقہ 11 قانونی مسودات کی منظوری دی۔ دہشت گردی کا شکار عام شہریوں کو ریلیف دینے سے متعلق پیش آرڈیننس اور زراعت، خوراک اور

ادویات کی ریگولیٹری اتھارٹی کے قیام کے قانونی مسودے کو مزید غور کیلئے متعلقہ مجالس ہائے قائمہ کے سپرد کر دیا گیا۔

قراردادیں: ایوان نے نے چھ نجی قراردادوں سمیت 14 قراردادوں کی منظوری دی۔ تین قراردادوں کو محرکین کی عدم موجودگی کے باعث نظر انداز کر دیا گیا۔ منظور کی گئی چھ قراردادیں گورنر پنجاب کی طرف سے جاری کئے گئے چھ آرڈیننسوں کی مدت میں اضافے سے متعلق تھیں۔

ایوان میں پیش کی گئی رپورٹس: نو مجالس ہائے قائمہ نے ایوان کی طرف سے انہیں سپرد کئے گئے قانونی مسودات پر قانونی تجاویز اور تحاریک استحقاق سے متعلق 11 رپورٹس ایوان میں پیش کیں۔ ایوان نے 18 دیگر رپورٹوں بشمول پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کی رپورٹ کو ایوان میں پیش کرنے کی مدت میں توسیع بھی دی۔ اجلاس کی آخری نشست میں ایوان نے پنجاب بیت المال کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2013 پر بحث شروع کی جو اگلے اجلاس میں بھی جاری رہیگی۔

توجہ دلاؤ نوٹس: اراکین نے 20ویں اجلاس کے دوران صوبے میں امن و امان کی صورتحال سے متعلق 07 توجہ دلاؤ نوٹس اٹھائے۔ وزیر برائے قانون و پارلیمانی امور نے ان توجہ دلاؤ نوٹسوں پر اظہار خیال کرتے ہوئے حکومت کا موقف بیان کیا۔

تحاریک التوا: ایوان نے اجلاس کے دوران 41 تحاریک التوا کو بحث کیلئے منظور کیا۔ ان میں سے 21 تحاریک التوا کو حکومتی جواب کے بعد نپٹا دیا گیا، ایک تحریک التوا متعلقہ قائمہ کمیٹی کے سپرد کی گئی جبکہ 19 تحاریک التوا کو موخر کر دیا گیا۔ پیش کی گئی تحاریک التوا میں سے 21 کے محرکین کا تعلق پاکستان مسلم لیگ (ن)، 12 کا پاکستان مسلم لیگ، 08 کا پاکستان تحریک انصاف جبکہ ایک محرک کا تعلق پاکستان پیپلز پارٹی سے تھا۔

سوالات: اجلاس کے ایجنڈے پر 247 نشاندہ اور 70 غیر نشاندہ سوالات سمیت 314 سوالات لائے گئے تاہم حکومت نے صرف 98 سوالات کے جوابات دیئے۔ واضح رہے کہ ایوان کے قواعد وضوابط ہائے کار کی متعلقہ دفعات کے مطابق حکومت کو نشاندہ سوالات کے زبانی کیساتھ ساتھ تحریری جواب بھی دینے ہوتے ہیں جبکہ بلا نشاندار سوالات کے جواب صرف تحریری صورت میں دینے ہوتے ہیں

قبل از بجٹ بحث: ایوان آئندہ مالی سال کی بجٹ تجاویز پر غور کیلئے قبل از بجٹ بحث کی۔ بحث میں 66 اراکین نے 561 منٹ تک حصہ لیا۔

زیرو آور: ایوان کے قواعد وضوابط ہائے کار میں ایک حالیہ ترمیم کے نتیجے میں اب نشست کا آخری نصف گھنٹہ عوامی اہمیت کے معاملات پر بحث کیلئے مختص کیا جاتا ہے۔ اسی ترمیم کی پیروی کرتے ہوئے مسلم لیگ (ن) کے ایک رکن نے اجلاس کے دوران عوامی اہمیت کے دو نکات اٹھائے

نکات ہائے اعتراض: اراکین نے اجلاس کی مختلف نشستوں کے دوران مجموعی طور پر 72 نکات ہائے اعتراض اٹھائے۔ ان نکات ہائے اعتراض پر اجلاس کے مجموعی وقت کے 102 منٹ صرف ہوئے۔ اراکین کی طرف سے اٹھائے گئے ان نکات ہائے اعتراض کے موضوعات میں گورننس، سیکیورٹی، ترقی اور ایوان کی کارروائی شامل تھے۔

استحقاقی سوالات: ایک آزاد رکن اور بعض سرکاری اراکین کی طرف سے اجلاس کے دوران سات استحقاق سوالات اٹھائے گئے۔ ان سوالات میں سرکاری ملازمین کی منتخب نمائندوں کیساتھ بدتمیزی کے معاملات اٹھائے گئے۔ ان تمام سوالات کو چیئر نے مزید کارروائی کیلئے متعلقہ مجلس (کمیٹی) کے سپرد کر دیا۔

احتجاج: حزب اختلاف کی جماعتوں نے قائد ایوان (وزیر اعلیٰ) کی ایوان سے لمبی غیر حاضری اور پانامہ لیکس کے معاملے پر اجلاس کے دوران چھ مختلف مواقع پر احتجاج کیا۔

کورم: اجلاس کے دوران کورم کی نشاندہی کے باعث دو نشستیں قبل از وقت ملتوی کرنا پڑیں جبکہ ایک موقع پر پانچ منٹ تک گھنٹیاں بجانے کے بعد کورم پورا پایا گیا۔

16 واں اجلاس

تین سرکاری قانونی مسودات منظور

صوبے میں امن و امان کی صورتحال پر بحث

لاہور کے خودکش دھماکے کے متاثرین کیلئے دعا

11 مارچ 2016 کو 16 ویں اجلاس کی پہلی نشست میں ایوان نے نشست کا 27 فیصد وقت نکات ہائے اعتراض پر صرف کیا، دو توجہ دلاؤ نوٹس بھی نمٹائے۔

ڈپٹی سپیکر کی زیر صدارت یہ نشست طے شدہ وقت دو بجے دن کی بجائے 20 منٹ تاخیر سے شروع ہوئی اور ایک گھنٹہ 50 منٹ تک جاری رہی۔ نشست کا آغاز 40 (32 فیصد) اراکین جبکہ اختتام 35 (28 فیصد اراکین کی موجودگی میں ہوا۔ قائد ایوان اور قائد حزب اختلاف نشست میں شریک نہ ہوئے تاہم عوامی نیشنل پارٹی اور پاکستان پیپلز پارٹی کے پارلیمانی قائدین اور تین اقلیتی ارکان موجود پائے گئے جبکہ دس اراکین نے رخصت کی درخواستیں ارسال کیں۔

نمائندگی اور جوابدہی کے ضمن میں ایوان نے دو توجہ دلاو نوٹس اٹھائے، پہلے میں زلزلہ متاثرین کیلئے امدادی سرگرمیوں جبکہ دوسرے میں صوبے میں امتحانی مراکز میں نقل کے رجحان کے معاملات پر بات کی گئی۔ متعلقہ وزارتوں کے وزراء نے ان نوٹسوں کے جوابات دیئے۔ محکمہ مواصلات وورکس کے ایک سب انجینئر کیخلاف پاکستان تحریک انصاف کے ایک رکن کی تحریک استحقاق متعلقہ کمیٹی کے سپرد کی گئی۔

نظم وضبط کے باب میں اراکین نے دو نکات ہائے اعتراض پر 30 منٹ تک اظہار خیال کیا۔

14 مارچ کو دوسری نشست کورم کی کمی کے باعث ملتوی کرنا پڑی۔ ڈپٹی

پاکستان مسلم لیگ (ن) کے مرحوم رکن ارباب اکبر حیات کی پارلیمانی خدمات کو سراہا گیا

سپیکر کی زیر صدارت نشست طے شدہ وقت دو بجے دوپہر کی بجائے 70 منٹ تاخیر سے شروع ہوئی اور 02 گھنٹے 28 منٹ تک جاری رہی۔

نشست کا آغاز 52 (42 فیصد) اراکین جبکہ اختتام 20 (16 فیصد) اراکین کی موجودگی میں ہوا۔ قائد ایوان اور قائد حزب اختلاف نشست میں شریک نہ ہوئے۔ عوامی نیشنل پارٹی، قومی وطن پارٹی اور پاکستان مسلم لیگ (ن) کے پارلیمانی قائدین کے علاوہ ایک اقلیتی رکن بھی شریک ہوئے جبکہ بارہ اراکین نے رخصت کی درخواستیں ارسال کیں

سپیکر نے نو منتخب رکن اعزاز الملک سے رکنیت کا حلف لیا۔

کارکردگی کے ضمن میں دیکھا جائے تو ایوان نے خیبر پختونخوا پبلک سروس کمیشن (ترمیمی) آرڈیننس 2016 پر غور نہ کیا۔ اسی طرح محکمہ تعلیم سے متعلق رپورٹ ایوان میں پیش نہ کی جاسکی۔

نمائندگی اور جوابدہی کے لحاظ سے جائزہ لیں تو ایوان نے دو توجہ دلاؤ نوٹس اٹھائے۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس ناران وادی مین لینڈ سلائیڈنگ کے باعث جاں بحق ہونیوالے ایلیٹ فورس کے جوانوں کیلئے خصوصی پیکیج اور دوسرا چترال کے زلزلہ سے متاثرہ افراد کیلئے زمین نہ مختص کرنے سے متعلق تھا جبکہ محرک کی عدم موجودگی کے باعث ایک تحریک استحقاق زیر غور نہ لائی گئی۔ حکومت نے نظام کار پر موجود 19 میں سے 04 نشاندہ سوالات کے جواب

دیئے، اراکین نے ان جوابات کی مزید وضاحت کیلئے 16 ضمنی سوالات بھی دریافت کئے۔

نظم وضبط کے اعتبار سے دیکھا جائے تو اراکین نے دو نکات ہائے اعتراض پر 25 منٹ تک اظہار خیال کیا۔ پانچ بج کر سترہ منٹ پر پاکستان تحریک انصاف کے ایک رکن نے کورم کی نشاندہی کی جو نشست کے التوا پر منتج ہوئی۔

21 مارچ 2016 کو تیسری نشست میں ایوان نے نظام کار پر موجود کوئی امر نہ نمٹایا۔ سپیکر نے نو منتخب رکن اعزاز الملک سے رکنیت کا حلف لیا۔

سپیکر کی زیر صدارت نشست طے شدہ وقت 03 بجے دن کی بجائے 20 منٹ تاخیر سے شروع ہوئی اور صرف 50 منٹ تک جاری رہی۔ قائد ایوان نشست میں شریک نہ ہوئے تاہم قائد حزب اختلاف مکمل نشست میں شریک رہے۔ نشست کا آغاز 41 (33 فیصد) جبکہ اختتام 39 (31 فیصد (اراکین کی موجودگی کیساتھ ہوا۔ عوامی نیشنل پارٹی، جمعیت العلما اسلام (ف)، جماعت اسلامی اور پاکستان مسلم لیگ (ن) کے پارلیمانی قائدین کے علاوہ تین اقلیتی ارکان بھی شریک ہوئے۔

نمائندگی اور جوابدہی کے ضمن میں پاکستان مسلم لیگ (ن) کے مرحوم رکن ارباب اکبر حیات کو انکی پارلیمانی خدمات پر خراج عقیدت پیش کیا گیا، 09 اراکین نے اظہار خیال کیا۔

22 مارچ 2016 کو چوتھی نشست میں ایوان نے صوبے میں امن و امان کی صورتحال پر بحث کی۔ 08 اراکین نے ایک گھنٹہ 25 منٹ تک حصہ لیا۔

سپیکر کی زیر صدارت طے شدہ وقت 03 بجے دن کی بجائے 17 منٹ تاخیر سے شروع ہونیوالی یہ نشست 03 گھنٹے 06 منٹ تک جاری رہی اور کورم کی نشاندہی کے باعث 15 منٹ کیلئے معطل بھی کی گئی۔ قائد ایوان نشست میں شریک نہ ہوئے تاہم قائد حزب اختلاف مکمل نشست میں شریک رہے۔ نشست کا آغاز 15 (12 فیصد) جبکہ اختتام 14(11 فیصد(اراکین کی موجودگی کیساتھ ہوا۔

عوامی نیشنل پارٹی، جمعیت العلما اسلام (ف) اور پاکستان مسلم لیگ (ن) کے پارلیمانی قائدین کے علاوہ ایک اقلیتی رکن بھی شریک ہوئے۔ اراکین نے دو نکات ہائے اعتراض کے ذریعے مختلف معاملات پر 06 منٹ تک اظہار خیال کیا۔

پاکستان تحریک انصاف کے ایک رکن نے نشست شروع ہونے کے سات منٹ بعد 03 بج کر 24 منٹ پر کورم کی نشاندہی کر دی جسکے باعث ایوان کی کارروائی 15 منٹ تک معطل رہی۔

25 مارچ کو پانچویں نشست میں ایوان نے ایجنڈے پر موجود تمام امور نمٹائے۔ سپیکر کی زیر صدارت یہ نشست طے شدہ وقت 03 بجے دن کی بجائے 15 منٹ تاخیر سے شروع ہوئی اور 01 گھنٹہ 24 منٹ تک جاری رہی۔ قائد ایوان نشست میں شریک نہ ہوئے تاہم قائد حزب اختلاف مکمل نشست میں شریک رہے۔ نشست کا آغاز 36 (29 فیصد) جبکہ اختتام 40(32 فیصد (اراکین کی موجودگی کیساتھ ہوا۔ جماعت اسلامی، جمعیت العلما اسلام (ف) اور پاکستان مسلم لیگ (ن) کے پارلیمانی قائدین شریک ہوئے دو اقلیتی رکن بھی شریک ہوئے۔

وزیر اعلیٰ کے خصوصی معاون برائے قانون نے ایوان میں خیبر پختون خوا پبلک سروس کمیشن (ترمیمی) آرڈیننس، 2016، خیبر پختون خوا یونیورسٹیز (ترمیمی) آرڈیننس 2016 اور خیبر پختون خوا آثار قدیمہ بل 2016 جبکہ صحت کے سینیئر وزیر نے خیبر پختون خوا میڈیکل ٹیچنگ انسٹی ٹیوشنز ریفارمز (ترمیمی) بل 2016 متعارف کرایا۔ وزیر خزانہ نے قومی مالیاتی کمیشن ایوارڈ پر عملدر آمد کی دوسری سالانہ رپورٹ برائے جنوری تا جون 2015 پیش کی۔ ایوان نے خیبر پختون خوا حکومت کے حسابات پر پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کی رپورٹ برائے مالی سال 2012 اور 2013 کو پیش کرنے کی مدت میں توسیع کی تحریک کی بھی منظوری دی۔

ایجنڈے پر موجود 13 میں سے 10 نشانذدہ سوالات کے جوابات دیئے گئے، 03 سوالات محرکین کی عدم موجودگی کے باعث چھوڑ دیئے گئے۔ اراکین نے 10 ضمنی سوالات بھی دریافت کئے۔ حکومت نے یکہ توت کے علاقے میں بڑھتے ہوئے نرخوں اور کورٹ فیس میں کمی سے متعلق دو توجہ دلاؤ نوٹسوں کے جوابات دیئے۔

ایک رکن نے ایک نکتہ اعتراض کے ذریعے 10 منٹ تک اظہار خیال کیا۔ ایوان نے محرک کی عدم موجودگی کے باعث ایک تحریک استحقاق پر غور نہ کیا۔

28 مارچ کو چھٹی نشست میں ایوان نے ایجنڈے پر موجود تمام امور نمٹائے۔ لاہور میں خود کش دھماکے میں جاں بحق افراد کیلئے دعا بھی کی گئی۔ سپیکر کی زیر صدارت نشست کا دورانیہ 01 گھنٹہ 02 منٹ رہا۔ نشست کا آغاز 40(32 فیصد) جبکہ اختتام 52(42 فیصد(اراکین کی موجودگی کیساتھ ہوا۔ قائد ایوان اور قائد حزب اختلاف نشست میں شریک نہ ہوئے۔ دو اقلیتی اراکین کے علاوہ جماعت اسلامی، قومی وطن پارٹی، پاکستان پیپلز پارٹی، عوامی نیشنل پارٹی اور پاکستان مسلم لیگ (ن) کے پارلیمانی قائدین شریک ہوئے جبکہ دس اراکین نے رخصت کی درخواستیں ارسال کیں۔

پارلیمانی استحقاق: پارلیمان کے وقار کا محافظ تصور کیا جاتا ہے

قانون سازی اور حکومتی نگرانی کے فرائض نبھانے میں مدد دیتا ہے

آئین کی شق 91(4) کابینہ کو مع وزرا مملکت پارلیمان کے سامنے جوابدہ بناتی ہے

پارلیمانی استحقاق، جسے ''مطلق استحقاق (مکمل اختیار)'' کے نام سے بھی جانا جاتا ہے، ایک قانونی طریق کار ہے، جو ان ملکوں کے قانون ساز اداروں میں استعمال کیا جاتا ہے جن کے آئین ویسٹ منسٹر نظام کی بنیاد پر قائم ہیں۔ دوسرے قانون ساز اداروں میں اس طرح کا طریق کار ''پارلیمانی استثنٰی یا آزادی'' کے نام سے پہچانا جاتا ہے۔ پاکستان میں بھی پارلیمانی نظام، ویسٹ منسٹر نظام کی پیروی کرتا ہے۔

پارلیمان کا استحقاق کیوں اہم ہے؟

پارلیمانی استحقاق حقوق کا ایسا مجموعہ ہے جو عوامی نمائندگان کے ذریعے پارلیمان کی کارکردگی کو موثر طریقے سے چلانے کی اہمیت کو بحال یا برقرار رکھنے کے لئے ضروری اور اہم ہے۔ قدیم جمہوری تصور کے تحت، انتظامیہ، مقننہ اور عدلیہ کے مابین اختیارات کی تقسیم ایک بہترین فعال جمہوریت کے لئے اہم ہے۔ استحقاق پارلیمان کو وہ حقوق اور آزادیاں فراہم کرتا ہے جو اسے اپنی قانون سازی اور حکومتی جانچ پڑتال کہ ذمہ داریاں نبھانے میں مدد دیتے ہیں۔ آئین پاکستان کی شق 91(4) کے تحت، ''کابینہ اپنے وزرائے مملکت سمیت اجتماعی طور پر پارلیمان کے سامنے جواب دہ (ذمہ دار) ہے''۔

پارلیمانی استحقاقات کا مقصد پارلیمان کی آزادی، اقتدار و اختیار اور عظمت و حرمت کا تحفظ کرنا ہے۔ استحقاقات پارلیمان کو آئین میں تفویض کئے گئے فرائض کو درست طریقے سے نبھانے کے لئے ضروری ہیں۔ ان سے ممبران انفرادی طور پر فائدہ اٹھاتے ہیں کیونکہ ایوان اپنے ممبران کی خدمات کے بلا روک ٹوک استعمال کے بغیر، مجموعی طور پر اپنے ممبران کے تحفظ اور اپنے اختیار و عظمت کی تائید وحمایت کے بغیر اپنے فرائض سرانجام نہیں دے سکتا۔ اسی لئے پارلیمان وصوبائی اسمبلیوں کے اراکین کو کچھ استحقاق عطا کئے گئے ہیں۔ ذیل میں ان استحقاقات اور ان استحقاقات کی خلاف ورزی کی صورت میں اراکین یا ایوان کیا کرسکتے ہیں سے متعلق معلومات آپکے لئے پیش ہیں۔

آئین میں عطا کردہ اراکین کے استحقاق

پارلیمان، صوبائی اسمبلیوں میں بولنے کا حق

کسی رکن کے ایوان میں کوئی بات کہنے یا اسکی طرف سے کوئی ووٹ دینے کے حوالے سے اسکے خلاف کسی عدالت قانونی میں کارروائی نہیں کی جائیگی۔ مجلس شوریٰ (پارلیمان) کے اختیار کے تحت کسی رپورٹ، پیپر کی اشاعت، ووٹ یا کارروائی کیلئے ذمہ دار نہ ہو گا۔

مجلس شوریٰ (پارلیمان) کے اختیارات، استثنیات اور استحقاقات، اور مجلس شوریٰ (پارلیمان) کے اراکین کی استثنیات اور استحقاقات وہی ہونگے جنکی تعریف قانون میں وقتاً فوقتاً ہوگی۔ ایوان کسی بھی شخص کو سزا دینے کیلئے قانون سازی کر سکتا ہے جو ایوان کی کسی مجلس کے سامنے شہادت یا دستاویزات پیش کرنے سے انکاری ہو جو مجلس کے چیئرمین نے باضابطہ طلب کی ہوں۔

ایسا کوئی بھی قانون بنایا جاسکتا ہے۔۔۔۔

جو ایک عدالت کو ایسے شخص کو سزا دینے کا اختیار عطا کرے جو شہادت دینے یا دستاویزات فراہم کرنے سے انکار کرے، اور صدر کی طرف سے وضع کردہ خفیہ معاملات کو افشا ہونے سے محفوظ رکھنے کیلئے موثر ہو گا۔

اس شق کی دفعات کا اطلاق مجلس شوریٰ (پارلیمان) میں بولنے کا استحقاق رکھنے والے ان اشخاص پر بھی اسی طرح ہو گا جیسا کہ یہ اراکین پر لاگو ہوتے ہیں۔ اس شق میں مجلس شوریٰ (پارلیمان) کا مطلب ایوان یا مشترکہ نشست یا مجلس ہے۔ مجلس شوریٰ (پارلیمان) کی کسی کارروائی کی موزونیت پر ضابطے کی کسی بے ضابطگی کی بنیاد پر سوال نہیں اٹھایا جائیگا۔

استحقاق کا سوال: کوئی بھی رکن سپیکر کی رضامندی سے، کسی بھی ممبر، کمیٹی یا اسمبلی کے استحقاق مجروح ہونے کے بارے میں سوال اُٹھا سکتا ہے۔ یہ

تحریری طور پر سیکرٹری کے پاس اجلاس کے باقاعدہ آغاز سے قبل مخصوص استحقاق مجروح کرنے والے متعلقہ دستاویزی ثبوت سمیت داخل کرانا ہو گا۔ سپیکر کو اجلاس کے دوران کسی بھی وقت استحقاقی سوال اٹھانے کی اجازت دینے کا اختیار حاصل ہے۔

چیئر مین، سپیکر کی رضامندی سے استحقاق کی خلاف ورزی کو اٹھانا: رکن کے استحقاق کی خلاف ورزی، سپیکر کے استحقاق کی خلاف ورزی، ایوان کے استحقاق کی خلاف ورزی

مجلس (کمیٹی) کے استحقاق کی خلاف ورزی

استحقاق کے سوال کا نوٹس

متعلقہ نشست کے آغاز سے قبل معتمد کو تحریری نوٹس، استحقاق کی خلاف ورزی کی صراحت یا وضاحت، اگر پیش کیا گیا استحقاق کی خلاف ورزی کا سوال کسی دستاویز کی بنیاد پر مبنی ہو تو نوٹس کیساتھ دستاویز یا اسکی نقل بھی لف ہو گی۔ اگر سپیکر اس معاملہ کی فوری نوعیت کے بارے میں مطمئن ہو تو وہ استحقاق کے سوال کو نشست کے دوران کسی بھی وقت پیش کرنیکی اجازت دے سکتا ہے ۔ تاہم پہلے سے موجود (اگر کوئی ہوں) سوالات کو پہلے نمٹایا جائیگا۔ استحقاق کے سوال کے قابل قبول ہونیکی شرائطایک رکن، ایک نشست کے دوران، ایک موضوع پر ایک سے زیادہ سوال نہیں اٹھا سکتا۔ سوال کسی خاص معاملہ سے متعلق ہو گا اور وقوعہ کے فوری بعد اولین فرصت میں پیش ہو گا۔

معاملہ ایسا ہو گا جس میں ایوان کی مداخلت درکار ہو۔ مسلہ استحقاق میں گورنر کے ذاتی طرز عمل پر اعتراض نہیں کیا جائیگا۔

استحقاق کا سوال اٹھانیکا طریقہ

جب استحقاق کا سوال اٹھانے کی اجازت دی جا چکی ہو تو سپیکر سوالوں کو نمٹانے اور فرمان امروز (ایجنڈے) پر موجود دیگر کارروائی کو شروع کئے جانے سے قبل متعلقہ رکن کو تحریک پیش کرنیکی اجازت دیگا۔

اگر ضروری ہو گا تو رکن تحریک سے متعلق ایک مختصر سا بیان دیگا۔

تاہم شرط یہ ہے کہ جب کسی رکن کو قاعدہ 54 کے جملہ شرطیہ کے تحت نشست کے دوران استحقاق کا سوال پیش کرنیکی اجازت دی جائے تو وہ رکن ایسی اجازت ملنے کے فوری بعد یا کسی ایسے دوسرے وقت جیسا کہ سپیکر ہدائت کرے ، اس مسلہ کو پیش کرے۔

استحقاق کے سوال کا تقدم یا فوقیت

استحقاق کے سوال کو تحاریک التوا پر تقدم یا فوقیت حاصل ہے استحقاق کے سوال پر ایوان (اسمبلی) یا مجلس (کمیٹی) غور کریگی۔

اگر اسپیکر استحقاق کے سوال کو باضابطہ قرار دیدے تو اسمبلی کا ایوان استحقاق کے سوال پر از خود غور کا مجاز ہو تا ہے

رکن کی طرف سے پیش کی گئی تحریک پر استحقاق کے سوال کو مجلس برائے طریقہ کار کے قواعد وضوابط کار، استحقاقات اور عمل درآمد برائے حکومتی یقین دہانیوں کے سپرد کیا جاتا ہے

مجلس (کمیٹی) کی رپورٹ پر غور وخوض کیلئے تقدم

مجلس کی رپورٹ کو زیر غور لانے کیلئے وہی تقدم حاصل ہو گا جو کسی مسلہ استحقاق کو اٹھانے کیلئے مخصوص ہے اور جبکہ رپورٹ زیر غور لانے کیلئے کوئی تاریخ پہلے ہی مقرر ہو چکی ہو تو مقررہ دن پر اسی کو مسلہ استحقاق کے طور پر فوقیت حاصل ہو گی۔

جب کسی رکن کی گرفتاری عمل میں آئے اور سزایابی کے بعد اسے تا ساعت اپیل یا دیگر وجہ سے ضمانت پر رہا کر دیا جائے تو متعلقہ حکام گوشوارہ دوم میں مجوزہ فارم کے مطابق اسپیکر کو اس امر واقع سے مطلع کرینگے۔

مجسٹریٹ وغیرہ کی طرف سے دی گئی اطلاع پر کارروائی

اسپیکر قواعد 63 یا 64 میں مذکورہ اطلاع ملنے کے بعد جتنی جلد ممکن ہو گا ایسی اطلاع اگر اجلاس ہو رہا ہو تو اسے ایوان میں پڑھ کر سنائیگا اور اگر ایوان کا اجلاس نہ ہو رہا تو ہدائت کریگا کہ اسے اراکین کی اطلاع کیلئے مشتہر کر دیا جائے۔

استحقاق کی خلاف ورزی (مجروح) ہونیکی بنیاد

ایوان کا استحقاق درج ذیل صورتوں میں مجروح ہو سکتا ہے اور ایوان کا کوئی بھی رکن ان بنیادوں پر تحریک استحقاق ایوان میں پیش کرنیکا مجاز ہو تا ہے۔

ایوان یا مجلس کی موجودگی میں نامناسب رویہ اختیار کرنا

ایوان یا اسکی مجالس (کمیٹیوں) کی حکم عدولی

ایوان یا اسکی مجالس (کمیٹیوں) کو غلط، جعلی اور خود ساختہ دستاویزات پیش کرنا۔ ایوان، اسکی مجالس اور اراکین کے بارے میں نامناسب انداز میں زبانی و تحریری اظہار خیال بحث کی جھوٹی یا تحریف پر مبنی اشاعت، حذف شدہ کارروائی کی اشاعت، بند کمرے (خفیہ) اجلاس کی کارروائی کی اشاعت

پارلیمانی کمیٹی کی کارروائی، شہادت یا رپورٹ کی قبل از وقت اشاعت۔

پارلیمانی کمیٹی کی توہین آمیز عکاسی

درخواست (کسی معاملے) کی پیش ہونے سے قبل تشہیر، ایوان کی کارروائی سے جڑے مختلف امور کی قبل از وقت اشاعت، اراکین کو انکے فرائض منصبی کی ادائیگی سے روکنا۔ ارکان کے پارلیمانی طرز عمل پر اثر انداز ہونے کیلئے نامناسب انداز میں کوششیں کرنا۔

شہزادی عمرزادی ٹوانہ

این اے 289 (پنجاب)، جماعت: پاکستان مسلم لیگ (ن)

عرصہ رکنیت: 2013 تا 2018

محترمہ شہزادی عمرزادی ٹوانہ کا تعلق پنجاب کے معروف سیاسی گھرانے ٹوانہ فیملی سے ہے۔ آپکے والد سر ملک خضر حیات ٹوانہ قیام پاکستان سے قبل (1943 سے 1947) تک پنجاب کے وزیر اعلیٰ رہے۔ قیام پاکستان کے بعد بھی ملکی سیاسی معاملات میں انکے خاندان کے لوگوں کا ایک نمایاں کردار رہا ہے۔ شہزادی ٹوانہ بطور رکن قومی اسمبلی دوسری مرتبہ فرائض ادا کر رہی ہیں۔

شہزادی عمرزادی ٹوانہ کو 2013 کے عام انتخابات میں پاکستان مسلم لیگ (ن) نے خواتین کیلئے مختص نشست پر منتخب کیا۔ قومی اسمبلی میں خواتین کی نشستوں پر آپ اس سے پہلے 2002 سے 2007 تک (12 ویں قومی اسمبلی) بھی بطور رکن اور وفاقی پارلیمانی سیکرٹری برائے بجلی و پانی اپنے فرائض ادا کر چکی ہیں۔ شہزادی عمرزادی ٹوانہ 2008 کے انتخابات میں خواتین کی مخصوص نشست پر رکن پنجاب اسمبلی بھی منتخب ہوئیں اور اس وقت کی صوبائی حکومت نے انہیں بچوں کے حقوق کیلئے کام کرنے والے ادارے چائلڈ پروٹیکشن بیورو کی چیئرپرسن مقرر کیا۔

محترمہ شہزادی ٹوانہ تعلیمی لحاظ سے بھی ایک شاندار پس منظر رکھتی ہیں۔ آپ نے 1982 میں پنجاب کے انتہائی معروف تعلیمی ادارے کنیرڈ کالج لاہور سے گریجویشن کی، بعد ازاں پنجاب یونیورسٹی سے معاشیات میں ایم اے کیا۔

آپ اس وقت ایوان زیریں کی مجلس برائے حکومتی یقین دہانیوں کے علاوہ تجارت اور ٹیکسٹائل پر قائم مجلس ہائے قائمہ کی بھی رکن ہیں۔

نیچے کی سطور میں 14 ویں قومی اسمبلی کے پہلے تین پارلیمانی سالوں کے دوران محترمہ شہزادی عمرزادی ٹوانہ کی پارلیمانی کارکردگی کا خلاصہ نذر قارئین ہے۔

حاضری

ایوان زیریں کی رکن کی حیثیت سے ایوان کے اجلاسوں میں باقاعدگی کیساتھ شرکت اراکین کی بنیادی ذمہ داریوں میں شامل ہے۔ 14 ویں قومی اسمبلی کے 23 ویں سے 31 ویں اجلاس بشمول ساتویں مشترکہ اجلاس کی مجموعی طور پر 91 نشستیں منعقد ہوئیں۔ محترمہ شہزادی ٹوانہ نے ان میں سے 64 نشستوں میں شرکت کی، 24 سے رخصت لی جبکہ 03 نشستوں سے غیر حاضر رہیں۔

وقفہ سوالات

وقفہ سوالات پارلیمان میں عوامی نمائندگی اور حکومت سے جوابدہی کا ایک موثر ذریعہ ہے۔ منتخب نمائندے اس ذریعہ کو اختیار کرتے ہوئے مختلف حکومتی اداروں اور امور سے متعلق سوالات اٹھاتے ہیں۔ حکومتی اداروں، محکموں اور وزارتوں کو ایوان کے روبرو جوابدہ بنایا جاتا ہے۔

محترمہ شہزادی ٹوانہ نے اس عرصے کے دوران 23 نشاندہ اور 31 غیر

14 ویں قومی اسمبلی کے 23 ویں سے 31 ویں اجلاس بشمول ساتویں مشترکہ اجلاس کی مجموعی طور پر 91 نشستیں منعقد ہوئیں۔ محترمہ شہزادی ٹوانہ نے ان میں سے 64 نشستوں میں شرکت کی، 24 سے رخصت لی جبکہ 03 نشستوں سے غیر حاضر رہیں۔

آپکے والد سر ملک خضر حیات ٹوانہ قیام پاکستان سے قبل (1943 سے 1947) تک پنجاب کے وزیر اعلیٰ رہے۔

نشاندہ سوالات سمیت مجموعی طور پر 54 سوالات اٹھائے ۔ آپ نے اپنے سوالات میں جن وزارتوں کو مخاطب کیا ان میں کابینہ سیکرٹریٹ ، بندر گاہیں اور جہازرانی، پانی و بجلی، پٹرولیم و قدرتی وسائل، مواصلات، تجارت اور ٹیکسٹائل ،ریاستوں و سرحدی امور ، خزانہ ، محصولات ، اقتصادی امور، شماریات اور نجکاری، داخلہ و انسداد منشیات، ہاؤسنگ و ورکس ، صنعت و پیداواروزارت پارلیمانی امور شامل ہیں۔

محترمہ شہزادی ٹوانہ نے اس عرصے کے دوران 23 نشاندہ اور 31 غیر نشاندہ سوالات سمیت مجموعی طور پر 54 سوالات اٹھائے۔

ایوان کی کارروائی میں عملی شرکت

اس سے مراد ہے کہ کسی رکن نے ایوان کے منعقدہ اجلاسوں کی مختلف نشستوں میں حاضر ہونے کے علاوہ نظام کار میں امور شامل کرائے، شامل امور پر اگر بحث ہوئی تو اس میں حصہ لیا یا امور شامل بھی کرائے اور ان امور پر منعقدہ بحث میں ذاتی طور پر حصہ بھی لیا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے بجلی و پانی کے طور پر بھی فرائض ادا کر چکی ہیں۔

محترمہ شہزادی عمرزادی ٹوانہ نے ایوان زیریں کے 21ویں اجلاس کی دوسری نشست جبکہ 28 ویں اجلاس کی 8 ویں نشست میں بالترتیب وزارت پٹرولیم و قدرتی وسائل سے متعلق 04 اور وزارت مواصلات سے متعلق ایک توجہ دلاؤ نوٹس اٹھایا جبکہ ملک کی اقتصادی پالیسی سے متعلق چار جبکہ وزارت پٹرولیم و قدرتی وسائل سے متعلق ایک توجہ دلاؤ نوٹس پر اظہار خیال کیا۔

قرارداد

محترمہ شہزادی ٹوانہ نے اس عرصے کے دوران ایک سرکاری قرارداد ایوان میں پیش کی جسے منظور کیا گیا۔ ایوان زیریں کے سترہویں اجلاس کی تیرہویں نشست میں پیش کی گئی اس قرارداد میں ایوان سے سفارش کی گئی کہ گیس انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ سیس آرڈیننس 2014 کی مدت میں 22 جنوری 2015 سے مزید 120 دن کی توسیع کی جائے۔

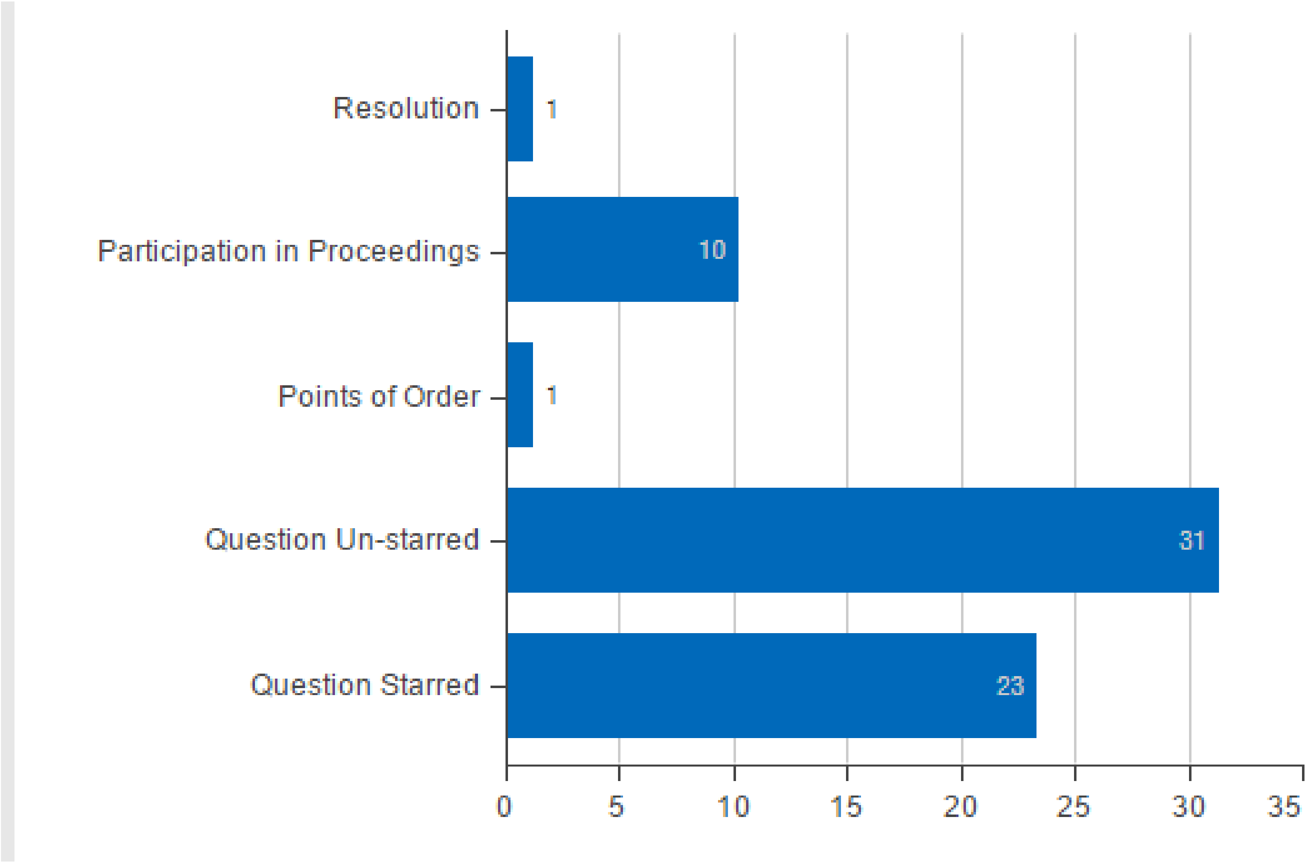

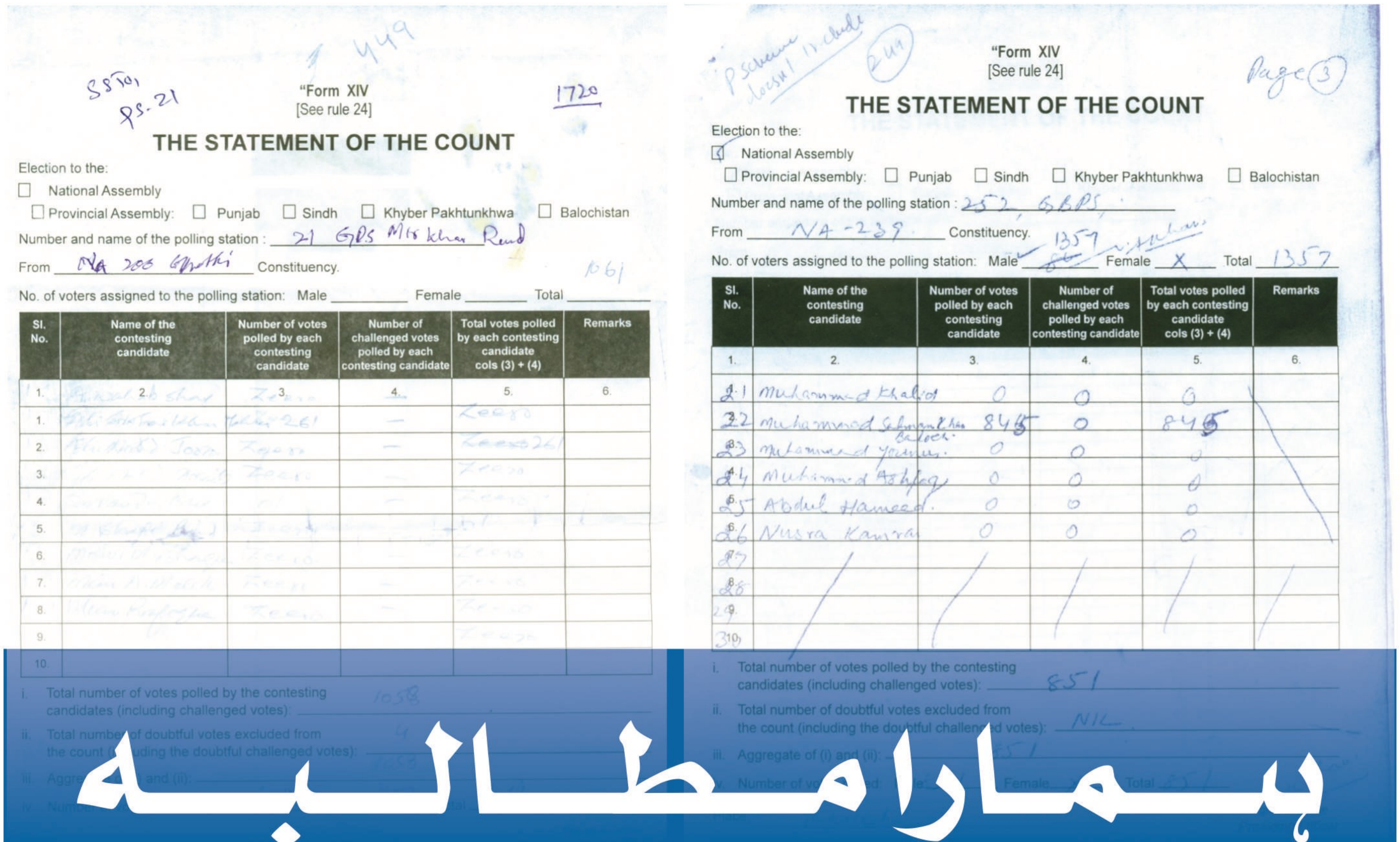

ہمارا مطالبہ

الیکشن کمیشن آف پاکستان 2013 کے عام انتخابات کو شفاف
بنانے کیلئے مندرجہ ذیل فارمز کو اپنی ویب سائٹ پر اپ لوڈ کرے

- Form XIV (Statement of the Count)
- Form XV (Ballot Paper Account)
- Form XVI (Consolidation of Statements of the Count)
- Form XVII (Result of the Count)
- Polling Scheme exactly as implemented on Election Day

FAFEN
Free & Fair Election Network

See more at:
http://www.fafen.org/petition/ecp/sign

SIGN THIS PETITION